Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

بدر
ہفت روزہ
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

2 شوال 1425 ہجری 16 نبوت 1383 ہش 16 نومبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 13 نومبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو جمعہ کی اہمیت اور برکات اور اس کو لازم پکڑنے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خشوع کی حالت کا کبھی کبھی دل پر وارد ہونا یا نماز میں ذوق اور سرور حاصل ہونا یہ اور چیز ہے اور طہارت نفس اور چیز

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

......خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ والذین ھم عن اللغو معرضون اس کے یہی معنے ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے۔ کیونکہ انسان تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور طبعی طور پر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہے پس اسی وجہ سے انسان کی روح کو خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ازلی ہے۔ جیسا کہ آیت الست بربکم قالوا بلیٰ سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ تعلق جو انسان کو

لغو تعلقات سے الگ ہونا خدا تعالیٰ کے تعلق کا اس لئے موجب ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں آیات میں افلح کے لفظ کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی طلب میں کوئی کام کرے گا وہ بقدر محنت کشی اور بقدر اپنی سعی کے خدا کو پائے گا۔ اور اس سے تعلق پیدا کرے گا۔ پس جو شخص خدا کا تعلق حاصل کرنے کیلئے لغو کام چھوڑتا ہے۔ اس کو اس وعدہ کے موافق جو لفظ افلح میں ہے ایک خفیف سا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے کیونکہ جو اس نے کام کیا ہے وہ بھی بڑا بھاری کام نہیں صرف ایک خفیف تعلق کو جو اس کو لغویات سے تھا چھوڑ دیا ہے اور یاد رہے کہ جیسا کہ لفظ افلح اول آیت میں موجود ہے یعنی اس آیت میں کہ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون یہی لفظ عطف کے طور پر تمام آئندہ آیتوں سے وعدہ کے طور پر متعلق ہے۔ پس یہ آیت کہ والذین ھم عن اللغو معرضون یہ معنے رکھتی ہے کہ قد افلح المؤمنون الذین ھم عن اللغو معرضون۔ اور افلاح یعنی افلح کا لفظ ہر ایک مرتبہ ایمان پر ایک خاص معنی رکھتا ہے اور ایک خاص تعلق کا وعدہ دیتا ہے۔

رحیمیت کے پرتوہ کے نیچے آکر یعنی عبادات کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے جس تعلق کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ خدا پر ایمان لاکر ہر ایک لغو بات اور لغو کام اور لغو مجلس اور لغو حرکت اور لغو تعلق اور لغو جوش سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ اُسی ازلی تعلق کو کمن قوت سے حیز فعل میں لانا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں انسان کے روحانی وجود کا پہلا مرتبہ جو نماز اور یاد الٰہی میں حالتِ خشوع اور رقت و سوز و گداز ہے یہ مرتبہ اپنی ذات میں صرف اطلاق کی حیثیت رکھتا ہے یعنی نفس خشوع کیلئے یہ لازمی امر نہیں ہے کہ ترکِ لغویات بھی ساتھ ہی ہو یا اس سے بڑھ کر کوئی اخلاق فاضلہ اور عاداتِ مہذبہ ساتھ ہوں بلکہ ممکن ہے کہ جو شخص نماز میں خشوع اور رقت و سوز اور گریہ وزاری اختیار کرتا ہے خواہ اسقدر کہ دوسرے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے ہنوز لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو تعلقوں اور لغو نفسانی جوشوں سے اس کا دل پاک نہ ہو یعنی ممکن ہے کہ ہنوز معاصی سے اس کو رستگاری نہ ہو۔ کیونکہ خشوع کی حالت کا کبھی کبھی دل پر وارد ہونا یا نماز میں ذوق اور سرور حاصل ہونا یہ اور چیز ہے اور طہارت نفس اور چیز اور گو کسی سالک کا خشوع اور عجز و نیاز اور سوز و گداز بدعت اور شرک کی آمیزش سے پاک بھی ہوتا ہم ایسا آدمی جس کا وجود روحانی ابھی مرتبہ دوم تک نہیں پہنچا ابھی صرف قبلۂ روحانی کا قصد کر رہا ہے اور راہ میں سرگردان ہے اور ہنوز اُسکی راہ میں طرح طرح کے دشت و بیابان اور خارستان اور کوہستان اور بحرِ عظیم پر طوفان اور درندگان دشمن ایمان و دشمن جان قدم قدم پر بیٹھے ہیں تا وقتیکہ وجود روحانی کے دوسرے مرتبہ تک نہ پہنچ جائے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 199-201)

احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی حفاظت کیلئے خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

اس رمضان میں جو برکات ہم نے حاصل کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہماری زندگیوں کا دائمی حصہ بنادے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۱۲-۱۱-۰۴ بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (جمعہ آیت ۱۰-۱۱)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پھر فرمایا رمضان کا آج آخری جمعہ ہے اور کل انشاء اللہ آخری روزہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے دنوں کے متعلق فرمایا ہے کہ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰت کہ روزوں کے دن گنتی کے دن ہیں چنانچہ اب یہ گنتی کے دن پورے ہونے والے ہیں فرمایا گزشتہ سال بھی میں نے کہا تھا کہ جو لوگ جمعوں میں باقاعدہ نہیں آتے ان کو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اس آخری جمعہ میں ضرور شامل ہو جائیں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں فرمایا ایسے لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ جمعہ جس میں یہ مسجد میں نماز پڑھنے آئے ہیں اور جو برف ان کے دلوں اور ذہنوں میں جمی ہوئی تھی رمضان کے اس جمعہ نے اور اس ماحول نے اس کو پگھلا دیا ہے اور ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اللہ کی عبادت کی طرف توجہ ہو گئی ہے ان لوگوں کو اب اس بات کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لینا چاہئے کہ جو توجہ اب پیدا ہو گئی ہے وہ ہر صورت میں قائم رہے۔

فرمایا سورہ جمعہ کی جن آیات کی ابھی تلاوت کی گئی ہے اس میں اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ہر جمعہ اہم ہے اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ صرف رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ ضروری ہے اور

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گوروگرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن

((6 آخری))

گزشتہ گفتگو تک ہم اورنگ زیب اور گورو گوبند سنگھ جی کے تعلقات کا ذکر کر چکے ہیں اب ہم بتاتے ہیں کہ جب گورو گوبند سنگھ جی اورنگ زیب کی ملاقات کیلئے تشریف لے جا رہے تھے تو انہیں معلوم ہوا کہ اورنگ زیب کی وفات ہو چکی ہے اور اس کے بیٹوں میں حکومت کے حصول کیلئے جھگڑا شروع ہو چکا ہے چنانچہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ گورو جی نے اس موقع پر اورنگ زیب کے بیٹے بہادر شاہ ظفر کی مدد کی اور اس کی مدد کیلئے ۲۵ سکھ نوجوانوں کا ایک دستہ بھیجا جس سے خوش ہو کر بہادر شاہ ظفر نے ان ۲۵ سکھ نوجوانوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ تواریخ گورو خالصہ میں لکھا ہے کہ:-

"ست گورو جی نے دھرم سنگھ کی قیادت میں ۲۵ سنگھ بھائی نند لعل کے ساتھ بھیجے ان سکھوں نے بھی بہادر شاہ کو بہت حوصلہ دیا انہوں نے کہا کہ آپ لڑائی لڑیں ست گورو جی کے بچن ضرور پورے ہوں گے۔" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۶)

پھر لکھا ہے کہ:-

"بہادر شاہ ظفر نے ست گورو جی کو کچھ مہریں، دو شالے اور بہت سی اشیا تحفہ میں دیں"۔

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۳۱)

تاریخ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے بہادر شاہ ظفر سے کہا کہ وہ ان حکمرانوں کو سزائیں دے جنہوں نے گورو جی کے ساتھ لڑائیاں کیں اور ظلم کئے چنانچہ بہادر شاہ ظفر نے گورو جی کو یقین دلایا، بلکہ لکھا ہے کہ ان سے وعدہ کیا کہ وہ ظلم کرنے والے حاکموں اور صوبیداروں کے خلاف فرمان جاری کرے گا اور ان کو سزائیں دلائے گا۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۳۹)

قطع نظر اس کے کہ بہادر شاہ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا یا نہیں اس حوالے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ گورو جی یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ سکھوں پر بعض مظالم اورنگ زیب کی حکومت میں ہوئے ہیں لیکن اس میں اورنگ زیب براہ راست ملوث نہیں تھا بلکہ اس کے پنجاب کے حاکم اور صوبیدار شامل تھے جنہوں نے ہندو راجاؤں کے بہکاوے میں آکر سکھوں پر حملے کئے تھے۔

علاوہ اس کے سکھ تاریخ میں بعض مسلمان پیروں اور فقیروں کے گورو گوبند سنگھ جی کے ساتھ پیار بھرے تعلقات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ پیر بدھو شاہ ساڈھورا (نزد انبالہ) کے علاقہ کے ایک بہت بڑے جاگیردار اور بزرگ انسان تھے۔ پیر بدھو شاہ کو کسی نے بتایا کہ بابا نانک جی کی گدی پر اس وقت گورو گوبند سنگھ جی رونق افروز ہیں چنانچہ وہ اپنے مریدوں کے ساتھ خود چل کر پاؤنٹے صاحب پہنچے اور آپ کے درشن کئے اور تاریخ میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے اپنے جوان بھیج کر باقاعدہ گورو گوبند سنگھ جی کی طرف سے جنگ میں حصہ لیا۔

اسی طرح پہاڑی ہندو راجاؤں کی شہ پر اورنگ زیب کی فوج کے بعض ارکان نے جب گورو گوبند سنگھ جی کی فوج پر حملہ کیا اور لڑائی میں گورو جی کی فوج کو پچھاڑ دیا تو آپ ماچھی واڑے کے جنگلوں میں گھومتے رہے اس موقع پر غنی خان اور نبی خان دو پٹھان برادران نے آپ کو محفوظ کرنے کی ترکیب یہ سوچی کہ آپ کو مسلمانوں والا لباس پہنا کر پالکی میں بٹھا کر اُچ کا پیر بنا کر خطرے کی جگہ سے پار کروا دیا۔ مہان کوش میں لکھا ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے فرمایا کہ غنی خان اور نبی خان مجھ کو بیٹوں کی طرح پیارے ہیں

(مہان کوش مصنفہ بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ صفحہ ۲۹۶ پبلشر بھاشہ وبھاگ پنجاب پٹیالہ ۱۹۶۰ء)

اسی طرح سکھ تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ روم کے بادشاہ نے گورو گوبند سنگھ جی کو کچھ ہتھیار تحفہ دیے تھے جن پر "نصرٌ من الله وفتحٌ قريب" "لَافَتَى إِلَّا عَلِيّ لَاسَيْفَ إِلَّا ذُوالْفَقَار" کے الفاظ کندہ تھے۔ یہ ہتھیار بہادر شاہ ظفر نے گورو جی کو پیش کئے تھے۔ بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ مصنف مہان کوش کے والد محترم کے مطابق یہ ہتھیار پیر بدھو شاہ جی نے گورو گوبند سنگھ جی کو تحفہ دیے تھے۔

(مہان کوش مصنفہ بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ صفحہ ۷۶ پبلشر بھاشہ وبھاگ پنجاب پٹیالہ ۱۹۶۰ء)

مندرجہ بالا واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ:

۱- بادشاہ اورنگ زیب اور بہادر شاہ ظفر براہ راست لڑائی میں ملوث نہ تھے بلکہ ان کے ماتحت حاکموں نے ان کے علم کے بغیر ہی پہاڑی ہندو راجاؤں کے اُکسانے پر گورو جی کی فوج سے لڑائی کی جس پر بعض مواقع پر بادشاہوں نے اظہار افسوس بھی کیا۔

۲- مسلمان اس کو سکھ اور اسلام دھرم کی لڑائی نہیں سمجھتے تھے اگر ایسا ہوتا تو مسلمان مغل فوج کے خلاف گورو صاحبان کی ہرگز مدد نہ کرتے بلکہ یہ صرف سیاسی لڑائیاں تھیں۔

۳- مسلمانوں کا گورو گوبند سنگھ جی کو ایسے ہتھیار تحفہ دینا جن پر خالص اسلامی الفاظ کندہ تھے بتاتا ہے کہ مسلمان ہرگز نہیں سمجھتے تھے کہ گورو جی اسلام کے خلاف لڑ رہے ہیں یا یہ کہ گورو جی کا مشن اسلام کے خلاف ہے۔ ورنہ وہ ایسے ہتھیار جن پر مقدس عربی الفاظ کندہ تھے گورو جی کو ہرگز تحفہ کے طور پر نہ دیتے۔

۴- پس یہ باتیں بعد کے متعصب مؤرخین کی بنائی ہوئی ہیں۔ جن کا مطمح نظر یہ تھا کہ وہ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑیں چنانچہ خود سکھ لٹریچر میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ:

"انگریز مصنفوں کی یہ سیاسی چال رہی ہے کہ ہندوستانی بادشاہوں راجوں یا نوابوں کو بری شکل میں پیش کیا جائے تا کہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزی حکومت کو ترجیح دیں"۔

(اتہاسک لیکچر صفحہ ۳۱۶ بحوالہ سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ شائع کردہ نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان صفحہ ۳۲ مطبوعہ ۱۹۵۸ء)

ان تمام حقائق کے باوجود اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مغل حکومت کے دوران گورو صاحبان سے لڑائیاں تو ہوئی ہیں لیکن ان لڑائیوں کے حوالے سے بعد میں خوب حاشیہ آرائی بھی ہوئی ہے۔ مگر ماضی کی نفرتوں کو بھلانے کیلئے اور آج کے دور میں محبت و پیار کی خوشبودار ہوا چلانے کیلئے شہزادۂ امن وسلامتی بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں جو زریں اصول سمجھائے ہیں ہمیں اس موقع پر انہیں یاد رکھنا ہوگا اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبوں سے اُس حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ باتیں درحقیقت دُنیوی اُمور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے اس کی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کے وقت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پروا نہیں ہوتی.... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خودغرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ ان کے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کیلئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں"۔ (ست بچن صفحہ ۱۰۶)

اس سنہری اصول کے ذریعہ بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مستقبل میں ہونے والے فسادات اور اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی نفرتوں پر ایک مستقل روک لگائی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس زریں اصول کو مذاہب کے ماننے والے اپنے لائحہ عمل میں داخل کریں۔

اس زریں اصول کے تحت یہ ضروری ہے کہ گزشتہ بادشاہوں یا راجاؤں کے واقعات کو درمیان میں لا کر موجودہ فضا کو خراب نہ کیا جائے ان لوگوں نے جو کچھ اس کے نتائج بھگتنے تھے وہ بھگت چکے ہیں ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہمیں اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اگر ہم اپنے اندر امن وصلح اور اتفاق واتحاد اور رواداری کو پیدا کریں گے تو اس کے شیریں پھل بھی ہم ہی کھائیں گے۔ اس موقعہ پر ہم یہ بھی لکھنا چاہتے ہیں گے کہ گزشتہ واقعات میں نفرت اور کڑواہٹ کی باتوں کو چھوڑ کر ایسی باتوں کو ضرور منظر عام پر لانا چاہئے جن سے دو قوموں کے درمیان محبت پیار اور اخوت وبرادری کا ماحول سازگار ہو چنانچہ ایسے ہی واقعات کو ہم نے اس مضمون میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔

اس مضمون کے اختتام پر ذیل میں ہم سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جن میں آپ نے سکھ فرقہ کے بانی حضرت بابا نانک جی کے متعلق خراج تحسین کے الفاظ پیش فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے.... وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہ کی اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اُٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے"۔ (پیغامِ صلح صفحہ ۷-۸)

پھر فرمایا:-

"میں بابا نانک صاحب کو بھی خدا پرست سمجھتا ہوں اور کبھی پسند نہیں کرتا کہ ان کو بُرا کہا جائے میں ان کو ان لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جن کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی محبت آپ بٹھا دیتا ہے۔ پس ان لوگوں کی پیروی کرو اور دل کو روشن کرو پھر دوسروں کی اصلاح کیلئے زبان کھولو اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا جب نری زبان نہ ہوگی بلکہ دل پر دارومدار ہوگا پس اپنے تعلقات خدا تعالیٰ سے زیادہ کرو یہی تعلیم سب نبیوں نے دی ہے۔ اور یہی میری نصیحت ہے"۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ صفحہ ۷، مورخہ ۰۴-۹-۷ الملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ نظارت نشر واشاعت قادیان ۲۰۰۳ء)

بانی سلسلہ احمدیہ کے ان مقدس الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر ہم سکھ برادران کو مقدس گورو گرنتھ صاحب کے چار سو سالہ جشن پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مضامین کے اس سلسلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

ان مضامین کے تعلق سے ہمیں قارئین کی رائے اور تجاویز کا انتظار رہے گا آپ اس ضمن میں جو لکھیں گے اُسے بھی ہم شائع کریں گے بشرطیکہ جو لکھیں وہ پیغام محبت ورواداری ہو۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ روزہ کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی۔

(رمضان المبارک کی اہمیت، فضیلت، غرض وغایت اور برکات کے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۵/اخاء ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔﴾ (سورۃ البقرہ آیات 184 تا 186)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تم کو عطا کی تا کہ تم شکر کرو۔

کل سے انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شروع ہو رہا ہے، بعض جگہ شروع ہو چکا ہے، میں نے سنا ہے یہاں بھی بعض لوگوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ بہرحال یہ مہینہ جہاں مومنوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے وہاں شیطان کے لئے یا شیطان صفت لوگوں کے لئے تکلیف کا مہینہ بھی بن جاتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب مومن اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور شیطان کے حملے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہی چیز اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اور شیطان کو جکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اللہ کی خاطر جب جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک رہا ہوتا ہے تو ناجائز باتوں سے جن کے بارے میں شیطان وقتاً فوقتاً اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے پھر اس سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ تو جو مضبوط ایمان والے نہیں ہیں، جن کے دل میں رمضان میں بھی رمضان کا احترام پیدا نہیں ہوتا وہ تو رمضان میں بھی مکمل طور پر شیطان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی لوگوں کے حق مارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور موقع ملے تو حق مارتے ہیں، تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

غرض رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس نیکی کو بجا لانے کی کوشش کرتے ہیں اور بجا لا رہے ہوتے ہیں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کو چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ بلکہ بعض جائز چیزوں کو بھی ایک خاص وقت کے لئے اس لئے چھوڑ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔ ورنہ ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تا کہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزہ رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے میں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ تا کہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تا کہ اس میں تم محفوظ رہو، اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقویٰ جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آ گئے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ روزے کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی تبھی تقویٰ بھی حاصل ہوگا اور اس میں ترقی بھی ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو

یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو"۔ یعنی خدا تعالیٰ سے لو لگانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو، دنیا کو چھوڑنے کی طرف توجہ ہو۔ "پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں"۔ یعنی حمد بھی کریں اور تسبیح بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی بیان کریں اور اسی کو سب کچھ سمجھنے والے ہوں" جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ روزوں کا تمہیں اس وقت فائدہ ہوگا جب جسمانی خوراک کم کرکے روحانی خوراک میں اضافہ کروگے۔ صرف دنیا کی بے انتہا مصروفیتوں کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ روزہ رکھ کے بھی سوائے اس کے کہ صبح سحری کھائی اور پھر دنیاوی کاموں اور دھندوں میں مصروف ہو گئے۔ ورنہ تو دنیادار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کرتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اور یہ رضا تبھی حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔ اس کی تسبیح اور اس کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی طرف زیادہ جھکو گے۔ تبھی روزہ شیطان سے بھی بچا کر رکھے گا اور تقویٰ میں بھی بڑھائے گا۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا، بے شمار لوگ ایسے ہیں، مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کے شیطان کھلے پھرتے ہیں، ان کو جکڑا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہوتے اور ان کو کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے کے لئے، نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، جو یہ ٹریننگ کورس ہے یہ کوئی اتنے لمبے عرصے کے لئے نہیں ہے کہ تم پریشان ہو جاؤ کہ اتنے دن ہم بھوکے پیاسے کس طرح رہیں گے۔ فرمایا کہ سال کے چند دن ہی تو ہیں۔ سال کے 365 دنوں میں سے صرف 29 یا 30 دن ہی تو ہیں۔ اتنی تو قربانی تمہیں کرنی ہوگی اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ اور نہ صرف شیطان سے محفوظ رہو بلکہ اللہ فرماتا ہے کہ میری رضا بھی حاصل کرو۔ اگر تم چاہتے ہو اور یہ خواہش ہے کہ میری رضا حاصل کرو، میرا قرب پانے والے بنو۔ فرمایا کہ جو لوگ مریض ہوں یا سفر پہ ہوں، کیونکہ بیماری بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے، مجبوری کے سفر بھی کرنے پڑ جاتے ہیں تو پھر جو روزے چھوٹ جائیں ان کو بعد میں پورا کرو۔ تو یہ سہولت بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے دی کہ فرمایا کیونکہ تم میری طرف آنے کے لئے، میرے سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک کوشش کر رہے ہو، ایک مجاہدہ کر رہے ہو اس لئے مَیں نے تمہاری بعض فطری اور ہنگامی مجبوریوں کی وجہ سے تمہیں یہ چھوٹ دے دی ہے کہ سال کے دوران جو چھٹے ہوئے روزے ہوں وہ کسی اور وقت پورے کرلو۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں یہ چھوٹ تمہیں تمہاری اس کوشش کی قدر کرتے ہوئے دے رہا ہوں جو تم باقی دنوں میں اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتے ہوئے میرا قرب پانے کے لئے میری خاطر کر رہے ہو۔ فرمایا کیونکہ یہ سب تمہارا عمل میری خاطر ہو رہا ہے اس لئے اگر تم عارضی طور پر بیمار ہو یا بعض سفروں اور مجبوری کی وجہ سے کافی روزے چھوٹ رہے ہیں اور مالی لحاظ سے اچھے بھی ہو تو فدیہ بھی دے دو یہ زائد نیکی ہے۔ اور بعد میں سال کے دوران روزے بھی پورے کرلو۔ اور جو مستقل بیمار ہیں یا عورتیں ہیں مثلاً دودھ پلانے والی ہیں یا جن کے پیدائش ہونے والی ہے وہ کیونکہ روزے نہیں رکھ سکتیں اس لئے ایسے مریضوں کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق فدیہ دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکے روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال اباحت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 322 جدید ایڈیشن)۔ یعنی ایک ایسا اجازت کا رستہ کھل جائے گا اور ہر کوئی اپنی مرضی سے تشریح کرنی شروع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو 'صرف' کا لفظ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بعد میں روزے کی طاقت رکھتے ہوں اگر وہ فدیہ دے دیں تو یہ زائد نیکی ہے۔ بعد میں روزے بھی پورے کرلے اور فدیہ بھی دے دیا۔ اور جو رکھ ہی نہیں سکتے اور رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیہ ہے۔ کیونکہ اس بارے میں کہ فدیہ کس طرح ہے اس میں مختلف مفسرین نے مختلف تشریحیں کی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو طاقت رکھتے ہیں وہ بہرحال فدیہ دے دیں اور جو عارضی مریض ہیں وہ بھی۔

پھر آپ فرماتے ہیں: "﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 563 جدید ایڈیشن)۔ تو فرمایا جن کو روزہ رکھنے میں عارضی روکیں پیدا ہو رہی ہیں اگر وہ فدیہ دیں تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہی توفیق بھی دے سکتا ہے۔ فدیہ بھی دیں اور ساتھ دعا بھی کریں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: "اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت (روزے) رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے"۔ یعنی گناہ ہے" کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے"۔ یعنی اس کی تشریحیں نہ کی جائیں۔ "اس نے تو یہی حکم دیا ہے کہ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت 185)۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو"۔ فرمایا کہ: "مَیں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 67-68 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں: "جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 321 جدید ایڈیشن)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ سختی اپنے اوپر وارد کرتے ہیں یا وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کل کا سفر کوئی سفر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز ہے۔ آپ نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ زبردستی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی جائے اور اپنی طرف سے تاویلیں اور تشریحیں نہ بنائی جائیں۔ جو واضح حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بڑا واضح حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ تو برکت اسی میں ہے کہ تعمیل کی جائے نہ کہ زبردستی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ۔ وَعَلَيْکَ الْبَلَاغُ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہُ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے"۔ (المصنف للحافظ الکبیر ابی ابکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی الجزء الثانی صفحہ 565 باب الصیام فی السفر)۔ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ مل رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ قرآن جو کہ ایک کامل اور مکمل شرعی کتاب ہے، اس مہینے میں اتاری گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال جتنا قرآن نازل ہوا ہوتا تھا رمضان میں اس کی دوہرائی کرواتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو رمضان تھا اس میں دو دفعہ دوہرائی کروائی گئی۔ تو بتایا کہ اس میں ایک عظیم ہدایت ہے اس لئے تم بھی اس مہینے میں اس کو غور سے پڑھا کرو۔ ویسے تو پڑھنا ہی ہے لیکن اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ دو، اس کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ پڑھو۔ اور جہاں جہاں درس کا انتظام ہے وہاں لوگ درس بھی سنیں۔ کیونکہ بعض باتوں کا ہر ایک کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا۔ تو تمہیں اس کا گہرا فہم، ادراک اور سمجھ بوجھ حاصل ہوگی۔ اور تمام امور اور تمام احکامات کی وضاحت ہوگی جن کو تم اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہو۔ دوسری آیت میں بھی دوبارہ تاکید کی گئی ہے کہ روزے رکھو اور مسافر اور مریض ان دنوں میں روزے نہ رکھیں اور بعد میں پورے کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اور جو تم پر اس کے انعامات ہیں ان کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکو، اس کے شکر گزار بندے بنو اور یہ شکر گزاری بھی تمہیں نیکیوں میں بڑھائے گی اور تقویٰ میں بڑھائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ: 186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے"۔ نفس امارہ بدی کی طرف مائل کرنے والا نفس ہے۔ اس سے دوری حاصل ہو جاتی ہے۔" اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 جدید ایڈیشن)

فرمایا: پس روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے سے دل روشن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نمازیں جو ہیں وہ نفس کو پاک کرتی ہیں۔ ان دنوں میں نمازوں پر بھی خاص طور پر زور دو تا کہ نفس مزید پاک ہوں۔ اور روزے سے دل کو روشنی ملتی ہے۔ اور دلوں کی روشنی یہ ہے (آپ نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا قریبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے گویا کہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ پس روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا"۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

تو اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے۔ تو جو کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے اس میں دنیا کی ملونی ہو نہیں سکتی۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے اس کا اظہار لوگوں کے سامنے یا ان سے تعریف کروانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ کوشش ہوتی ہے کہ نیکی چھپی رہے۔ اور جب وہ لوگوں سے چھپ کر نیکی کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزا ہو جاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ حفاظت کا ایک ایسا مضبوط ذریعہ ہے جس کے پیچھے چھپ کر تم اپنے آپ کو شیطان کے حملوں سے محفوظ کر سکتے ہو اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ روزے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور برائیوں سے اور لڑائی جھگڑوں سے بھی بچو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہیں گالی بھی دے تو غصے میں نہ آؤ، طیش میں نہ آؤ بلکہ کہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ رمضان میں ہر احمدی اگر یہ عہد کرے کہ ہر لیول (Level) پر گھروں میں بھی، ماحول میں بھی، باہر بھی اور دوستوں میں بھی اس کے مطابق عمل کرنا ہے تو اسی ایک بات سے کہ گالی کا جواب نہیں دینا، لڑنا جھگڑنا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ آدھے سے زیادہ جھگڑے ہمارے معاشرے کے ختم ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو جو خوشیاں ملتی ہیں ان کے ساتھ سب سے بڑی یہ خوشی ہے۔ فرمایا کہ وہ اس روزے کی وجہ سے اپنے رب کا قرب حاصل کرے گا۔ تو یہ بھی واضح ہو گیا کہ روزے کے بعد یہ عمل جاری رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا اور ہوتا رہے گا ورنہ تو یہ عارضی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا کہ روزے ہیں، رمضان میں میرا قرب حاصل کرو اس کے بعد جو مرضی کرتے رہو بلکہ جو نیکیاں اختیار کرو ان کو پھر مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اعمال کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے حضور سات طرح ہے۔ دو عمل ایسے ہیں جن کے کرنے سے دو چیزیں واجب ہو جاتی ہیں اور دو عمل ایسے ہیں جن کا ان کے برابر ہی اجر ہوتا ہے۔ اور ایک عمل ایسا ہے جس کا دس گنا اجر ہوتا ہے۔ اور ایک عمل ایسا ہے جس کا سات سو گنا اجر ہوتا ہے۔ اور ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس کو بجالانے کا اجر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں"۔

وہ عمل جن سے دو چیزیں واجب ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ وہ اس کا شریک ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی۔ اور جو برا عمل کرے گا اس کو اتنی ہی سزا ملے گی۔ اور جس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ اسے کر نہ سکا تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ اور جو کوئی نیکی بجالایا تو اسے دس گنا اجر ملے گا۔ اور جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اس کے خرچ کردہ درہم اور دینار سات سو گنا بڑھا دیئے جائیں گے۔ اور فرمایا کہ روزہ ایک ایسا عمل ہے جو اللہ عزوجل کی خاطر کیا جاتا ہے اور روزہ رکھنے والے کا اجر صرف اللہ عزوجل کو ہی معلوم ہے۔

(الترغیب و الترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی الصوم مطلقا.....)

تو جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا اس کی جزا میں خود ہوں جتنا چاہے اللہ تعالیٰ اس کی جزا بڑھا دے۔ سات سو گنا بتا کر یہ بتا دیا کہ اس سے بھی زیادہ جزا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ روزہ دار اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس پر جب قائم رہنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر یہ سلسلہ ہے جو جزا کا چلتا چلا جاتا ہے۔

"حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں۔ اور اس کی راتوں کو قیام کرنا نفل ٹھہرایا ہے۔ .... هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ ...... اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام۔ باب فضائل شھر رمضان)

تو یہاں اس بات کی مزید وضاحت بھی ہو گئی کہ اس مہینے کے روزے ایک تو فرض ہیں اس لئے بہانے بازی کوئی نہیں اور دوسرے صرف بھوکے نہیں رہنا بلکہ عبادتوں میں بڑھنا ہے۔ راتوں کو بھی عبادت کے لئے کھڑے ہونا ہے۔ تبھی ان اجروں کے وارث بنیں گے، ان کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جنت میں داخل ہونے والے ہوں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا (یہ اسی روایت میں مزید باتیں شامل کی ہوئی ہیں اور ان میں زائد باتیں یہ ہیں) جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو رمضان میں اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مواساۃ اور اخوت کا مہینہ ہے۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کو برکت دی جاتی ہے یعنی بھائی چارے، محبت، ہمدردی، غم خواری کا مہینہ ہے۔ تو صبر ہر لحاظ سے ہونا ضروری ہے۔ یہ صبر کرنے کا مہینہ ہے۔ تو صبر کس طرح ہوا۔ روزہ رکھ کے ہم خوراک کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ لوگوں کے رویوں پر خاموش رہنے کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ اپنے حق کے مارے جانے پر خاموش رہنے پر بھی صبر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لڑنا جھگڑنا نہیں ہے۔ اور اس میں یہ حکم ہے کہ لوگوں سے ہمدردی، غمخواری اور درگزر کا سلوک کرنا ہے تو تبھی اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا، تبھی اس سے برکتیں حاصل ہوں گی۔ اور اس وجہ سے اس صبر اور ہمدردی کی وجہ سے، ظلم پر خاموش رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہاں روحانی ترقی عطا فرمائے گا وہاں فرمایا کہ دنیاوی رزق میں بھی برکت ڈالے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو''۔ اس پر بنو خزاعۃ کے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا ''یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔'' (الترغیب و الترھیب ،کتاب الصوم ،الترغیب فی صیام رمضان۔)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھتا ہے تو پھر اسے کبھی بھی عذاب نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں لاکھوں افراد کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس جب رمضان کی 29ویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رمضان کی گزشتہ 28 راتوں کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب ۔کتاب الصوم ۔الترغیب فی صیام رمضان)

یہاں اس حدیث میں ہے وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا۔ تو یہاں عَبْد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی جو کامل فرمانبردار ہو، اس کی طرف جھکنے والا ہو، اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ فرمایا کہ جب میرے ایسے بندے ہوں گے، جب ایک دفعہ میں ان کو اپنی پیار کی چادر میں لپیٹ لوں گا تو پھر انہیں کوئی دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں جنتوں کا وارث ٹھہرائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

طبرانی الاوسط میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے: رمضان آ گیا ہے اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا۔ اور وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب ۔کتاب الصوم ۔الترغیب فی صیام رمضان)

تو اس سے پہلی حدیث کی بھی مزید وضاحت ہوگئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام تر ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں جن سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بھی بن سکے پھر بھی اگر وہ عبد نہیں بنتا، رمضان سے فیض نہیں اٹھاتا، اس کی عبادت کرنے والا، اس کے احکامات پر عمل کرنے والا، نیکیوں کو پھیلانے والا نہیں بنتا، تو فرمایا کہ پھر اس پر صرف افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اس پر ہلاکت ہے کہ ان تمام سامانوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باوجود بھی اپنے آپ کو نہ بخشوا سکا۔ پس اس بخشش کے حصول کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معیار قائم کرنے ہوں گے، ان کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔'' (الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب ، کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

جو پہلی حدیث میں فرمایا تھا کہ ہزاروں اور لاکھوں کو بخش دے گا اس کی یہاں مزید وضاحت کی گئی ہے کہ روزے ایمان کی حالت میں اگر ہوں گے۔ روزے بھی رکھ رہے ہو گے اور ایمان کی حالت میں رکھ رہے ہو گے، جو رکھنے کا حق ہے وہ ادا کر رہے ہو گے، اپنے نفس کا محاسبہ بھی کر رہے ہو گے، اپنے آپ کو بھی دیکھ رہے ہو گے، یہ نہیں کہ صرف دوسروں کی برائیوں پہ نظر ہو بلکہ اپنا بھی جائزہ لے رہے ہو گے، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے والے ہو گے تو پھر برکتوں سے فیض پانے والے ہو گے۔

نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے کہا کہ آپ مجھے ایسی بات بتایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ ہاں مجھے سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو''۔ یعنی بالکل معصوم بچے کی طرح۔ (سنن نسائی ۔کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر و النضر بن شیبان فیه)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک مضبوط قلعہ ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد 2صفحہ 402مطبوعہ بیروت)

یہ قلعہ تو ہے لیکن اس ڈھال کے پیچھے اور اس قلعہ کے اندر کب تک اس قلعے میں حفاظت ہوتی رہے گی، کب تک محفوظ رہو گے اس کی وضاحت ایک اور روایت میں کر دی کہ جب تک اس کو جھوٹ یا غیبت کے ذریعے سے پھاڑ نہیں دیتے۔ تو رمضان میں روزوں کی جو برکتیں ہیں اسی وقت حاصل ہوں گی جب یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی جو بعض بظاہر چھوٹی لگ رہی ہوتی ہیں، آدمی معمولی سمجھ رہا ہوتا ہے ہر قسم کی برائیاں بھی ختم نہیں کرتے۔ ان میں بہت بڑی برائی جو ہے جس کو آدمی محسوس نہیں کرتا وہ جھوٹ ہے۔ اگر جھوٹ بول رہے ہو تو اس ڈھال کو پھاڑ دیتے ہو۔ لوگوں کی غیبت کر رہے ہو چغلیاں کر رہے ہو، پیچھے بیٹھ کے ان کی باتیں کر رہے ہو تو یہ بھی تمہارے روزے کی ڈھال کو پھاڑنے والی ہیں۔ تو روزہ اگر تمام لوازمات کے ساتھ رکھا جائے تو ڈھال بنے گا۔ ورنہ دوسری جگہ فرمایا پھر تو یہ روزہ صرف بھوک اور پیاس ہی ہے جو آدمی برداشت کر رہا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کو تمام شرائط کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر روزے رکھنے والے ہوں نہ کہ دنیا کے دکھاوے کے لئے۔ کوئی نفس کا بہانہ ہمارے روزے رکھنے میں حائل نہ ہو اور اس مہینے میں اپنی عبادتوں کو بھی زندہ کرنے والے ہوں۔ اللہ توفیق دے۔ اور جب نیکیوں کے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دعا:۔ ارا کین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

راستے پر اس رمضان میں چلیں یہ بھی اس رمضان میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ نیکیاں رمضان کے ختم ہونے کے ساتھ ختم نہ ہو جائیں بلکہ ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شامل ہو، اس کا پیار حاصل کرنے والا ہو اور ہمیشہ اس کی پیار کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔ اور یہ رمضان ہمارے لئے، جماعت کے لئے غیر معمولی فتوحات لانے والا ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

اب میں یو۔کے۔ کی جماعت کے لئے چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ انہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن امید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔ Covered ایریا یہ زیادہ کر لیں گے۔ پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بڑے عرصے سے تو چند مقامی لوگ تھے۔ اسائلم لینے والے بھی اب وہاں گئے ہیں لیکن ان لوگوں کی ابھی کوئی خاص آمدنی نہیں ہے۔ اور انہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنانی ہے۔ مسجد کا نقشہ بنیادی پلان بڑا خوبصورت ہے۔ ڈاکٹر حمید خان صاحب مرحوم نے اس بارے میں کافی کوشش کی تھی کہ وہاں مسجد بنے۔ پلاٹ وغیرہ لینے میں ان کی کافی ہمت اور مدد رہی آخر دم تک وہ اس کے لئے کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور درجات بلند فرمائے۔ اب جب مَیں نے وہاں پوچھا کہ مسجد بنا رہے ہیں تو رقم کی وجہ سے وہ اس کا نقشہ کچھ چھوٹا کرنا چاہتے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا ہے کہ رقم کی وجہ سے نقشہ چھوٹا نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لیکن مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصار اللہ یو۔کے۔ نے (یادداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصار اللہ مسجد بنائیں گے۔ اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں۔ اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصار اللہ یو۔کے۔ کے سپرد کر رہا ہوں کہ انہوں نے وہاں انشاء اللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصار اللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کر لیں اور کمر ہمت کس لیں۔ بہرحال ان کو مدد کرنی ہوگی۔ وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔

اور پھر بریڈفورڈ میں تقریباً جو ان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پاؤنڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی۔ گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے امید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کر کے مسجد مکمل کر لیں گے لیکن ہو سکتا ہے کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے۔ بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ یو۔کے۔ کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے امید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا۔ وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے۔ یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی۔ تو یو۔کے۔ کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀

(1)

باقی غیر ضروری ہیں یہ بعد کے علماء اور فقہا کی بدعت ہے کہ انہوں نے رمضان کے آخری جمعہ کی ایک خاص اہمیت قرار دے دی ہے ورنہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اور افادیت کے لحاظ سے سب جمعے برابر ہیں۔

فرمایا جمعہ کے تعلق سے وہ ہدایات جن کا ایک مومن کو خیال رکھنا چاہئے یہ ہیں کہ جب جمعہ کے دن انہیں بلایا جائے تو بغیر کسی بہانے کے اور بغیر کسی کاروباری مصروفیت کے سب کام چھوڑ کر مسجد کو چلے آئیں فرمایا اس آیت کے مطابق تاکیدی حکم ہے کہ ہر جمعہ میں کاروبار چھوڑ کر اور تمام مصروفیات چھوڑ کر جمعہ کیلئے حاضر ہونا ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جس میں کہ سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اس دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضور انور نے اس کی ایمان افروز تشریح کرتے ہوئے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی باقاعدگی کرنے کے نتیجے میں ہی ہم لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور باقاعدگی نہ کرنے کے نتیجے میں جنت سے محروم بھی کر دیئے جائیں گے فرمایا جمعہ شیطان سے بچنے کیلئے ایک ہتھیار ہے اسی دن شیطان بھی اپنی تیزی دکھا رہا ہوتا ہے اور طرح طرح کے بہانے بنا کر جمعہ کی نماز سے محروم کر دینے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت اگر کوئی زندہ مذہب ہے جو براہ راست خدا سے تعلق قائم کرا سکتا ہے تو وہ اسلام ہے لیکن یہ براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی ہوگا اور اس کے لئے ہمیں آپ پر درود بھیجنا ہوگا چنانچہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ تم اس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے فرمایا یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ جمعہ کے دن کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے پس ہر احمدی کیلئے لازم ہے کہ ہمیشہ جمعہ کی حاضری کو اپنے لئے ضروری سمجھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ 5 نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان کے درمیان کئے جانے والے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں بشرطیکہ انسان گناہ کبیرہ سے اجتناب کرے فرمایا کہ یہ حدیث بتاتی ہے کہ ان لوگوں کا خیال جو سمجھتے ہیں کہ جمعۃ الوداع میں حاضر ہو جانے کے نتیجہ میں تمام سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے غلط ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتا رہا ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اور ایک جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ اور ایک رمضان کے بعد دوسرا رمضان التزام رکھنے کے نتیجے میں ہی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اس لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ باجماعت نمازوں کی حفاظت کریں جمعہ کی باقاعدگی کریں رمضان کے روزوں کو ان کی شرائط کے مطابق رکھنے کی کوشش کریں۔ فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ جو لوگ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑ دیتے ہیں ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جمعہ کا دن بھی عید کا ہی دن ہے اور جمعہ کے دن اول وقت نماز جمعہ میں حاضر ہونا نہایت ضروری ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جمعہ کی نماز نہایت ذوق و شوق سے ادا کرتے تھے اگر ہم صحابہ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں جمعہ کی نماز کو اہمیت دینی ہوگی پس احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی حفاظت کیلئے خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس رمضان میں جو برکات ہم نے حاصل کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہماری زندگیوں کا دائمی حصہ بنا دے آخر پر حضور انور نے پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں اور عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

❀❀❀❀❀

جلسہ سالانہ پر آنے والے اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 28،27،26 دسمبر 2004ء (اتوار، پیر، منگل) منعقد ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاظ وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی''۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پُر زور تحریک کریں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر چیمہ

۱۹۸۰ء کی ۲۹/ دسمبر کی شام تھی مسجد مبارک کے نیچے درویشوں کا ایک گروہ گردنیں جھکائے مرجھائے ہوئے چہروں کے ساتھ کھڑا تھا کچھ دیر خاموشی کے بعد کوئی ایک بھائی دوسرے سے کوئی بات پوچھتا اور جواب نامکمل پاکر پھر ایک گہری خاموشی ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی اور ایسا محسوس ہوتا کہ سب اس خاموشی کے سمندر میں غوطہ لگا کر کچھ تلاش کرنے میں معروف ہیں۔ پھر اچانک کوئی ایک آواز اس خاموشی کو توڑ دیتی کہ فلاں سال میں بھی تو ہم نے جلسہ سالانہ ربوہ میں ایک درویش بھائی کی وفات کا صدمہ سہا تھا۔ پھر اس موضوع پر چند باتیں چند یادیں دہرائی جاتیں اور پھر مجلس کی فضاء پر ایک خاموشی مسلط ہو جاتی۔ اُداسی کا ایک سیلاب تھا جو سب ذہنوں کو گھیرے میں لئے ہوئے تھا۔

اس ساری صورت حال کا پس منظر یہ تھا کہ امسال جلسہ سالانہ ربوہ پر جو چند درویش گئے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی واپسی ۳۰/ دسمبر ۸۰ء کو متوقع تھی۔ اور آج ۲۹/ دسمبر ۸۰ء کو عصر کے بعد ایک غیر ملکی مہمان جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہو کر قادیان آئے تھے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ ربوہ کے ایمان افروز حالات سنائے اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ وہاں حضور نے ایک درویش کا جنازہ بھی پڑھایا ہے۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اس درویش کا کیا نام تھا اور ان کی وفات کا کیا سبب بنا اس خبر نے تمام درویشوں میں ایک غم کی لہر دوڑا دی اور ہر ایک اس سوچ میں تھا کہ آخر وہ ہمارا کونسا بھائی ہوسکتا ہے۔ اس سے قبل مکرم بشیر احمد صاحب سندھی جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر وفات پا گئے تھے وہ جب قادیان سے جلسہ سالانہ ربوہ کیلئے روانہ ہوئے تھے تو اس وقت ہی نزلہ زکام اور بخار میں مبتلا تھے۔ رستہ میں مزید ٹھنڈ کھا کر نمونیہ کی صورت پیدا ہوگئی اور علاج بسیار کے باوجود وہ سنبھل نہیں سکے اور ربوہ میں ہی وفات پاگئے اور ربوہ کی سرزمین میں ہی بہشتی مقبرہ کی خاک میں یہ گوہر پوشیدہ ہوا۔ اب جو خبر آئی ہے آخر وہ کون ہوسکتا ہے۔ اندازے لگ رہے تھے کہ فلاں بھائی علیل تھے۔ خدا کرے کہ وہ محفوظ ہوں۔ جن گھروں سے افراد جلسہ سالانہ پر گئے ہوئے تھے سب میں غم کے بادل چھاگئے بڑی گریہ وزاری سے دُعائیں کی گئیں۔ آخر ۳۰/ دسمبر کی شام کو یہ عقدہ حل ہوگیا اور معلوم ہوا کہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر ربوہ میں وفات پاگئے ہیں بعد میں یہ تفصیل معلوم ہوئی کہ آپ ۲۷/ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ختم ہونے پر اپنے کسی عزیز کے ساتھ بس میں جارہے تھے کہ رستہ میں بس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ اور آپ کی وفات موقع پر ہی ہوگئی اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۸/ دسمبر ۸۰ء کو ربوہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

چوہدری منظور احمد صاحب منیر چیمہ ۱۵/ نومبر ۱۹۴۷ء میں قادیان ٹھہرنے والے ابتدائی ۳۱۳ درویشان میں سے تھے اور آپ کا تعلق حلقہ مسجد اقصیٰ درویشان سے تھا۔ (درویشان کے حلقہ جات کی تشریح اس سے قبل کئی بار کی جاچکی ہے) بنیادی طور پر آپ کا گھرانہ ستارپور چیمہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ بعد میں مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر چیمہ درویش کے والد چوہدری غلام قادر صاحب اور ایک ان کے چھوٹے بھائی ضلع سیالکوٹ والی زمین فروخت کر کے بہاول پور میں زمین خرید کر وہاں منتقل ہوگئے تھے اور وہاں خدا کے فضل سے خوشحالی کی زندگی بسر کررہے تھے۔

۱۹۴۷ء کے پرآشوب دور میں جب مضافات قادیان سے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں بے گھر ہو کر قادیان میں جمع ہو چکے تھے اور ان کی تعداد ۵۰/۴۰ ہزار نفوس تک پہنچ چکی تھی اس قدر تعداد کی خدمت کرنے کیلئے والنٹرز درکار تھے۔ اس لئے ایک سرکلر کے ذریعہ بیرونی جماعتوں سے خدام کو بلایا گیا تھا۔ بہاول پور میں جب یہ سرکلر مکرم چوہدری غلام قادر صاحب کے پاس آیا تو آپ نے اپنے سب بیٹوں کو بلا کر پوچھا کہ قادیان میں خدمت کا موقعہ مل رہا ہے آپ میں سے کون اس سعادت کو قبول کریگا مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر نے کہا میں ان میں سے سب سے بڑا ہوں پہلے میں ہی جاؤنگا (ابتداء میں یہ خیال تھا کہ خدام دو دو ماہ کیلئے آیا کریں اور تبدیل ہوتے رہیں) چنانچہ آپ قادیان حاضر ہوگئے۔

جب تک قادیان میں پناہ گزینوں کا اژدھام تھا خدام اکثر ان کے پہرہ اور دیکھ بھال کی خدمات ادا کرتے تھے۔ جب نومبر کے وسط تک قادیان سے جانے والے چلے گئے اور جنہوں نے اپنے سروں کی قربانی بارگاہِ محبت میں چڑھانا تھی وہ قادیان میں شعائر اللہ کی محبت کی امانت دلوں میں لئے یہاں مقیم ہوگئے۔

یہ بارگاہِ محبت ہے خانقاہ نہیں
یہاں پہ پھول نہیں سر چڑھائے جاتے ہیں

۳۱۳ سے زائد پروانے نقد جان لئے ہوئے اس امید پر کہ کب ہماری قربانی کی باری آتی ہے۔ دھونی رمائے ہوئے قادیان کے گلی کوچوں میں لبیک لبیک کہتے ہوئے سینے تانے ہوئے مسکراتے ہوئے امیدوں کے سہارے دنوں کو راتوں اور راتوں کو دنوں میں تبدیل کرتے ہوئے دنوں کو ہفتوں میں اور ہفتوں کو مہینوں اور سالوں میں تبدیل کرتے چلے گئے۔ اور تین سال گذر گئے تب سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے وقت کی ضرورت کو بھانپ کر ارشاد فرمایا کہ اب قادیان کو محض آباد رکھنے کا مرحلہ گذر گیا ہے۔ اب قادیان کو فعال مرکز بنائیں دفاتر کی تنظیم نو کریں۔ جو درویش مجرد ہیں وہ شادیاں کرلیں۔ اور جن کے اہل وعیال پاکستان میں ہیں وہ قادیان بجھوادیے جائیں۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر کے اہل وعیال بھی پاکستان میں تھے باقی درویشوں کے اہل وعیال قادیان آنے کے ساتھ آپ کے بیوی بچے بھی قادیان آگئے۔

دفاتر کی تنظیم نو میں مکرم چوہدری منظور احمد صاحب کو نظارت امور عامہ میں نائب محتسب کی خدمت ملی جس پر آپ کئی سال تک قائم رہے ابتداء میں دفاتر میں عہدے تو درویشان کو مل گئے تھے کوئی کلرک اور کوئی معاون ناظر کوئی ناظم جائیداد کوئی انچارج احمدیہ بک ڈپو کوئی افسر تعمیرات کوئی افسر رشتہ ناطہ مگر گزارہ سب کو حسب سابق ہی ملتا تھا۔ چند سالوں کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے یہ سہولت دی کہ درویشان میں سے جو درویش سروس کمیشن کا امتحان پاس کر کے باقاعدہ سروس میں آنا چاہیں تو وہ ایسا کرسکتے ہیں۔ اس پر ایک خاصی تعداد نے سروس کمیشن کا امتحان پاس کر کے باقاعدہ سروس کرلی تھی مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر بھی ان میں سے ایک تھے۔ انجمن کی سروس کرتے ہوئے آپ کو کئی خدمات کا موقعہ ملا۔ بطور نگران تعمیرات اور صدر انجمن احمدیہ کی اراضی کے ٹھیکہ جات کی وصولی اور دوکانوں ومکانوں کے کرایہ جات کی وصولی پر بھی لمبا عرصہ متعین رہے۔ ایک عرصہ تک صدر حلقہ مسجد اقصیٰ بھی رہے آپ نرم مزاج سلسلہ احمدیہ سے بڑی محبت رکھنے والے اپنے افسران کے نہایت فرمانبردار تھے۔ جو کام سپرد ہوتا بڑی توجہ سے کرتے۔

۱۹۸۰ء میں دیگر درویشان کے ہمراہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے گئے تھے۔ مورخہ ۲۷/ دسمبر کو جب درمیانے روز جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ختم ہوا تو آپ اپنے تایازاد بھائی کے ساتھ سرگودھا میں اپنے ایک دوسرے تایازاد بھائی کی بیمار پرسی کیلئے سرگودھا جارہے تھے پروگرام یہ تھا کہ ۲۸/ دسمبر کو صبح سویرے چل کر ربوہ آکر جلسہ سالانہ کا آخری دن کا اجلاس سن لیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ آپ کی بس کا رستہ میں ایکسیڈنٹ ہوگیا اور آپ موقعہ پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور اگلے روز ربوہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تینوں ہی بیٹیاں شادی شدہ صاحب اولاد اپنے گھروں میں خوش وخرم آباد ہیں اور پانچوں بیٹے قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں مصروف خدمت ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۔ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب

ولد محمد عبداللہ صاحب ساکن ونجواں نزد بٹالہ

آپ بھی ۱۹۴۷ء میں ۱۵/ نومبر کو قادیان ٹھہرنے والے درویشوں میں سے تھے۔ آپ بٹالہ کے پاس ایک گاؤں ونجواں کے رہنے والے تھے زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ زمین کم تھی اسلئے گزارہ تنگی سے ہوتا تھا۔ اور ۲۵/ سال عمر ہو جانے کے باوجود شادی نہیں کرپائے تھے۔ ۱۹۳۹ء میں جب جنگ عظیم ثانی شروع ہوئی تو کثرت سے لوگ فوج میں بھرتی ہونے لگے۔ انہوں نے بھی سوچا کہ زمین کم ہے گزارہ مشکل سے ہوتا ہے کیوں نہ میں بھی فوج میں بھرتی ہو جاؤں اس سے ایک میرا خرچ گھر سے کم ہو جائے گا دوسرے مجھے معقول آمدنی ہوگی تو شادی بھی کرلوں گا اور اپنا گھر بسالوں گا۔ یہ سوچ کر انہوں نے بھرتی کروانے والے ایک ایجنٹ سے رابطہ کیا۔ اور اس کو کہا کہ مجھے کسی اچھی لائن میں بھرتی کرادیں جس سے معقول آمد ہو اس ایجنٹ نے کہا اس وقت واشرمین بھرتی کرنے کیلئے سرکار کی طرف سے آرڈر آیا ہوا ہے یہ بہت اچھی ملازمت ہے آرام دہ بھی ہے اور تنخواہ اچھی ہے۔ آپ اَن پڑھ تھے پوری بات کو سمجھ نہیں پائے اور ہاں کردی وہ شخص آپ کو جالندھر ساتھ لے گیا اور بھرتی کروادیا ابتدائی ٹریننگ کے بعد جب آپ کو کپڑے دھونے کے کام پر لگایا گیا تو تب آپ کو معلوم ہوا کہ میرے ساتھ ایجنٹ نے دھوکا کیا ہے بہرحال مجبوراً آپ اس کام میں لگے رہے اور دیگر افراد سے کام سیکھ کر خود بھی ایک اچھے ماہر دھوبی بن گئے۔ چھ سال سروس کے بعد جب جنگ بند ہوگئی تو گورنمنٹ نے فوجی عملہ میں چھانٹی کا کام شروع کیا اور ضرورت سے زائد عملہ کو فارغ کر کے واپس گھروں کو بھجوا دیا چوہدری سردار محمد صاحب بھی

۱۹۴۷ء کے شروع میں ملٹری سے فارغ ہو کر گھر لوٹ آئے۔ چند ماہ گھر گزارنے کے بعد آپ نے سوچا کہ قادیان میں خدمت کیلئے خدام کو بلایا جارہا ہے میں یہاں فارغ ہی تو ہوں کیوں نہ میں قادیان جاکر کوئی خدمت کروں اس خیال کے آنے پر آپ قادیان چلے آئے۔ اور قادیان سے پوری آبادی کے انخلاء تک مختلف محلہ جات میں پہرہ کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو ۳۱۳ درویشان میں آپ قادیان میں رہ پڑے اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ حضور انور کے ارشاد مبارک پر قریباً سب درویشان کی شادیاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوگئیں مگر صرف دو افراد۔ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب ونجواں اور مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب سیالکوٹی کی شادیاں نہیں ہو پائیں۔ آپ محنتی آدمی تھے اور اپنا کام خود ہی کرلیا کرتے تھے۔

۱۹۸۱ء کے آخر میں ہی آپ کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی اپنے کمرہ میں پڑے رہتے کوئی آتا جاتا تو اس کو بھی ناپسند کرتے۔ جنوری ۸۲ء میں زیادہ کمزور ہوگئے اور مسلسل بخار بھی رہنے لگا۔ تب آپ کی خدمت بھی دیگر بزرگ درویشان کی طرح خدام کے سپرد ہوئی۔ احمدیہ شفاخانہ سے علاج جاری رہا مگر طبیعت مائل بہ انحطاط رہی اور فروری کی دس تاریخ کو انہیں بلاوا آگیا اور آپ نے اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی جوان کے پاس بطور امانت چلی آرہی تھی امانت دار کے سپرد کردی اور جسم خاکی جو زمین کی امانت تھا قادیان کی مقدس سرزمین کے سپرد کرنے کیلئے باقی چھوڑ کر خود خدا تعالیٰ کی جنتوں کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے بڑے پابند تھے۔ طبیعت کی خرابی اور کمزوری کے باوجود بڑی مستعدی سے مسجد میں نماز پڑھنے آیا کرتے اللہ تعالیٰ بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

درویشانہ زندگی میں جب بعض اور درویشان نے مختلف کام کرکے اپنا گزارہ چلانا شروع کیا تو آپ بھی لانڈری کا کام کھول کر اپنے گزارہ میں خود کفیل ہوگئے۔ کم و بیش ۲۰ سال تک آپ نے یہ کام کیا پھر عمر کے تقاضا کے تحت یہ کام چھوڑ دیا اور درویشانہ گزارہ پر انجمن کی طرف سے گزارہ پانے والے عملہ میں شامل ہوگئے اور بطور مددگار کارکن متعدد دفاتر میں خدمت کرتے رہے۔ دفتر کے بعد فارغ اوقات میں صرف کپڑے پریس کرنے کا کام کرتے تھے جس سے کچھ مزید آمد ہوکر گزارہ آسانی سے ہوتا تھا۔

۳۔ مکرم نور محمد صاحب پونچھی

ولد فضل احمد صاحب

آپ ضلع ہزارہ کشمیر کے رہنے والے تھے درزی کا کام جانتے تھے ۱۹۳۹ء میں ملٹری میں بھرتی ہوگئے تھے ۱۹۴۶ء میں جب جنگ بند ہوجانے پر ملٹری میں چھانٹی ہوئی تو یہ بھی ملٹری سے ریلیز ہوکر واپس آگئے تھے کشمیر میں ان کا گاؤں نہایت معمولی سا گاؤں تھا۔ وہاں ان کا کام اچھی طرح نہیں چل سکا۔ ان کے بڑے بھائی شیر محمد صاحب پونچھی قادیان میں دفتر تحریک جدید میں مددگار کارکن تھے تقسیم ملک کے بعد ان کے بڑے بھائی شیر محمد صاحب نے اپنے آپ کو قادیان میں بطور درویش رہنے والوں میں پیش کردیا تھا۔ نور محمد صاحب نے بھی اپنے گاؤں کی نسبت قادیان کو پسند کیا اور مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۴۸ء کو قادیان آنے والے قافلہ میں قادیان آکر درویشوں میں شریک ہوگئے۔ ۱۹۵۰ء میں جب دفاتر کی تنظیم نو ہوئی تو انہیں بھی بطور مددگار کارکن دفاتر میں خدمت کا موقعہ ملا دفتر ٹائم کے علاوہ آپ ٹیلرنگ کے کام سے بھی کچھ نہ کچھ کمالیا کرتے تھے یہاں پر انہوں نے ایک بہت ہی اچھی سلائی کی مشین خریدی ہوئی تھی۔ اپنے وطن میں ان کی شادی بھی تھی مگر اس سے نباہ نہیں ہوسکا اور علیحدگی عمل میں آچکی ہوئی تھی۔ قادیان آنے کے بعد بھی قریب ۲۵ سال کا زمانہ بیت گیا ان کی شادی نہیں ہوپائی۔

۱۹۷۰ء میں سردیوں کا موسم تھا۔ مسجد اقصیٰ میں فجر کی نماز مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے پڑھائی اور بعد میں درس دیکر جب اٹھ کر چلنے لگے تو نور محمد صاحب نے کہا مولوی صاحب آج میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ مولوی صاحب متوجہ ہوئے تو بتایا کہ میں نے دیکھا ہے میں اپنا لباس پھاڑ رہا ہوں۔ مولوی صاحب نے سن کر کہا کہ کچھ صدقہ کردینا اور دعا بھی کرنا ہم بھی دعا کریں گے اگر کوئی ابتلاء ہے تو اللہ تعالیٰ ٹال دے۔ اور اُٹھ کر چل پڑے میں نے نور محمد صاحب سے کہا کہ نور محمد صاحب اس خواب کی تعبیر مجھے آتی ہے۔ میں مسجد سے باہر جاکر بتاؤنگا وہ میرے ساتھ چل پڑے اور محترم مولوی محمد حفیظ صاحب اور چند اور دوست بھی ساتھ ہولئے۔ جہاں آج کل نمائش ہال ہے یہاں ایک باغیچی ہوا کرتی تھی یہاں آکر میں نے نور محمد صاحب کو بتایا کہ آپ صدقہ ضرور کریں خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی شادی ہوجائیگی۔ دوست ہنس دیئے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اس واقعہ پر ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ نور محمد صاحب میرے پاس آئے اور ذکر کیا کہ میرے لئے فلاں مقام سے رشتہ آیا ہے میں نے کہا آپ فوراً ہاں کہہ دیں چنانچہ یہ رشتہ طے پا گیا اور چند ماہ میں شادی بھی ہوگئی۔ ان کی شادی پر کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ ایک روز نور محمد صاحب میرے مکان پر آئے اور کہنے لگے کہ میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے۔ آپ سن کے تعبیر بتائیں انہوں نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے میں روپے بانٹ رہا ہوں اور میری اہلیہ رو رہی ہے میں نے کہا نور محمد صاحب کل فجر کی نماز میں مسجد اقصیٰ میں آجانا وہاں درس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب کے سامنے میں تعبیر بتاؤں گا چنانچہ دوسرے روز حسب پروگرام فجر کی نماز پڑھنے مسجد اقصیٰ میں آگئے اور درس کے بعد مولوی صاحب سے عرض کیا کہ میری ایک خواب ہے اس کی تعبیر بتائیں اور خواب بیان کی مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ بتائیں آپ اب کیا تعبیر کرتے ہیں۔ میں نے کہا میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان کے ہاں اولاد ہوجائے گی اس کے بعد غالباً ۶ر۷ ماہ گذرے ہوں گے کہ نور محمد صاحب کے ہاں دو جڑواں (توام) بچے پیدا ہوئے۔

نور محمد صاحب پونچھی کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا بھی عطا فرمایا۔ جو بچے توام پیدا ہوئے تھے وہ چند ماہ کے ہوکر فوت ہوگئے تھے۔ بعد میں پیدا ہونے والی بیٹیاں اور لڑکا اللہ کے فضل سے زندہ ہیں۔ بچیوں کی شادیاں ہوچکی ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ بیوہ بھی زندہ قادیان میں موجود ہیں لڑکے کی شادی ہونا باقی ہے۔ نور محمد صاحب کو ضیق النفس کا عارضہ لاحق تھا جس کا حملہ بار بار ہوتا رہتا تھا۔ علاج کے باوجود صحت کمزور ہوتی چلی گئی اور آخر درویشان کی نرسری میں تین کلیاں ایک نیم شگفتہ پھول اور ایک بیوہ کو چھوڑ کر یہ وجود دارِ فانی سے اڑان بھر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تاریخ وفات ۸۲-۱۰-۱۲ تدفین بہشتی مقبرہ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے اور آپ کی اولاد کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے۔ آمین۔

۴۔ مکرم بہادر خان صاحب

ولد شادی خان صاحب ضلع سرگودھا

۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو خاکسار اور میرے والد بزرگوار صبح بہشتی مقبرہ سے دعا کرکے واپس آرہے تھے جب ہم لنگر خانہ کے مغربی گیٹ کے سامنے پہنچے تو وہاں مکرم کیپٹن شیر ولی صاحب (عرف بابا شیر ولی صاحب) کھڑے تھے۔ والد صاحب کو دیکھ کر گویا ہوئے بھائی عبدالغنی کہاں چھپے رہے ہو میں نے تو آج ہی دیکھا ہے۔ والد صاحب نے کہا میں انتظام بیرون میں تھا ابھی چند روز ہوئے بورڈنگ سے اندرونی ایریا میں آیا ہوں پھر ہاتھ پکڑ کر سامنے والے مکان میں لے گئے اسی مکان میں بابا شیر ولی صاحب کی رہائش تھی۔ چند منٹ بات چیت ہوتی رہی تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان داخل ہوا۔ بابا شیر ولی صاحب نے کہا بھاؤ آج کیا بنایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں بہشتی مقبرہ گیا تھا وہاں سے تاندلہ اور چلائی کے پتے توڑ کر لایا تھا اسکا ساگ بنایا ہے اور لنگر خانہ کی دال روٹی تو ہے ہی مزید چائے بھی تیار ہے بابا جی نے کہا پھر فوراً لے آؤ۔ وہ سب کچھ لے آیا اور ہم تینوں نے مل کر ناشتہ کیا پھر والد صاحب اور بابا شیر ولی صاحب اپنے ملٹری سروس کے زمانہ کی یادیں تازہ کرتے رہے۔ ازاں بعد ۱۵ر نومبر تک اکثر ملاقات رہتی تھی اور میرے ساتھ بھی بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔

یہ نوجوان جو آپ کے پاس بطور مددلی کا کام کررہے تھے ان کا نام مکرم بہادر خان صاحب تھا۔ ملٹری سروس میں بھی آپ کیپٹن شیر ولی صاحب کے ساتھ بطور اردلی متعین تھے۔ جب بابا شیر ولی صاحب ملٹری سے ریٹائر ہوکر قادیان آگئے تو اپنے اردلی بہادر خان صاحب کو بھی ساتھ لے آئے تھے ان پر بابا شیر ولی صاحب کو بڑا اعتماد تھا اور بہادر خان صاحب اپنے عمل اور کردار کے لحاظ سے تھے بھی اعتماد کے لائق جب تک کیپٹن شیر ولی صاحب قادیان رہے مکرم بہادر خان صاحب ان کے ساتھ ہی وابستہ رہے۔ جنوری ۴۸ء میں بابا شیر ولی صاحب کے قادیان سے چلے جانے کے بعد مکرم بہادر خان صاحب بھی دیگر درویشان کے ساتھ پہرہ وغیرہ کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ۱۹۵۰ء میں دفاتر کی تنظیم نو ہونے پر مکرم بہادر خان صاحب کو بھی بطور مددگار کارکن مختلف دفاتر میں خدمت کا موقعہ ملا۔ ۱۹۵۵ء میں بڑی سخت بارشیں ہوئیں جس سے ایک سیلاب کی صورت پیدا ہوگئی اور بہت سے مکان بھی گر پڑے۔ بارش تھمنے پر تمام درویش وقارعمل کے ذریعہ سے مکانات کے ملبہ کو سنبھال رہے تھے اور جو حصہ بچ گیا تھا اس کو قابل رہائش بنانے میں مصروف تھے۔ احمدیہ چوک میں جس جگہ آج کل خاکسار کا مطب ہے اس کے اوپر دو منزلہ مکان تھا اس کو گرانے کا عمل جاری تھا مکرم بہادر خان صاحب بھی شریک وقار عمل تھے انہیں تختے پر ایک اینٹ لگ گئی جس سے زخم ہوگیا اور یہی زخم آخر کار جان لیوا ثابت ہوا۔

درویشوں کی شادیاں ۱۹۵۰ء میں ہونا شروع ہوگئی تھیں اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان تھا کہ دھڑا دھڑ شادیاں ہورہی تھیں مکرم ملک نذیر احمد پشاوری کا خصوصی طور پر خاکسار سے دوستی کا تعلق تھا ان کی شادی ۱۹۵۳ء تک نہیں ہوئی تھی۔ ان دنوں چوہدری عبدالقدیر صاحب انچارج رشتہ ناطہ تھے ملک صاحب مجھے کہتے کہ چوہدری صاحب آپ کے گہرے دوست ہیں آپ انہیں کہیں تو بھلا ہو سکتا ہے کہ وہ توجہ نہ دیں۔ ایک روز میں ملک صاحب کو ساتھ لیکر گیا اور چوہدری صاحب سے کہا

کہ آپ ان کیلئے خصوصی کوشش کریں۔ چوہدری صاحب نے کہا آپ بیٹھیں میں فائل دیکھتا ہوں ابھی کل ہی ایک خط آیا ہے جس میں دو بچیوں کے رشتہ کیلئے کوائف آئے ہیں۔ فائل دیکھنے پر معلوم ہوا کہ مونگھیر بہار سے دولڑکیوں کے کوائف آئے ہیں اور وہ دونوں کی ایک ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ دوسرا شخص ملک صاحب کا ہم زلف ہوگا بہتر ہے کہ ملک صاحب قابل شادی درویشان میں سے ایسے شخص کو خود پسند کرلیں جس سے رشتہ داری نبھانا انہیں پسند ہو اس پر میٹنگ برخاست ہوئی چار روز بعد مکرم ملک نذیر احمد صاحب مکرم بہادر خان صاحب کو ساتھ لیکر میرے پاس آئے کہ یہ بھائی میرے ہم زلف ہوں گے۔ میں ان دونوں کو لیکر مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ ان دونوں کیلئے مونگھیر کے رشتوں کیلئے تحریک کردیں۔

دس روز کے اندر اندر مثبت جواب آگیا اور شادیوں کی تیاری شروع ہوگئی۔ ان دنوں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شادی کرنے والے درویش کو ایک ٹکٹ جانے اور واپسی پر دو ٹکٹوں کا کرایہ اور ۱۲۵ روپئے نقد بطور امداد شادی ملا کرتے تھے۔ بعض بھائیوں کے حالات میں میں نے بتایا ہے کہ قادیان میں درویشان حلقہ ناصر آباد کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کچھ گزارا بھی ملتا تھا۔ اور ابتدائی طور پر زیادہ شادیاں اسی حلقہ کے خدام اور انجمن کے گریڈز کارکنان کی ہی ہوئی تھیں۔ یہ دونوں بھی حلقہ ناصر آباد سے تعلق رکھتے تھے۔ چند روز ضروری تیاری اور زاد راہ مہیا ہو جانے پر روانگی کا پروگرام طے ہوگیا یہ دونوں بھائی مصر تھے کہ آپ دونوں امرتسر تک ساتھ جاکے ہماری سیٹیں ریزرو کروا کر ہمیں رخصت کرکے آئیں لہٰذا خاکسار اور مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ان کے ہمراہ امرتسر تک گئے وہاں ہوڑہ میل پر امرتسر تا کیول ان کی سیٹیں ریزرو کرائیں اور گاڑی لگنے پر انہیں ان کی سیٹوں پر بٹھا کر گاڑی روانہ ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے ان دنوں کوکا کولا نئی نئی مارکیٹ میں آئی تھی عام سوڈے کی بوتلیں لیمن وغیرہ چار پانچ آنے میں مل جاتی تھیں۔ مگر کوکا کولا ڈیڑھ روپیہ میں ایک ملتی تھی ان دونوں نے شادی کی خوشی میں چار بوتلیں خرید کر ایک ایک ہمیں پلائی اور ایک خود پی ہوڑہ امرتسر سے شام ۷ بجے نکلتی تھی اور اس کے بعد قادیان آنے کی کوئی ٹرین یا بس نہیں تھی ہم کو رات امرتسر ہی گزارنا تھی۔ مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب نے احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کے نام سے ایمپورٹ ایکسپورٹ کا کروبار شروع کر رکھا تھا ان کا دفتر گنڈاں والے بازار امرتسر میں تھا سٹیشن سے فارغ ہو کر ہم رات گزارنے وہاں چلے گئے اور اگلے روز صبح پہلی ٹرین جو فجر کو پانچ بجے روانہ ہو کر صبح ۸ بجے قادیان آجاتی تھی واپس آگئے۔ چند روز بعد یہ جوڑا بیویاں ساتھ لے کر قادیان آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو اولاد کی نعمت سے بھی وافر حصہ عطا کیا۔ آپ کی یادگار پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔

اوپر ذکر آچکا ہے کہ مکرم بہادر خان صاحب کو ٹخنے پر چوٹ آئی تھی۔ ہر ممکن علاج کے باوجود یہ زخم بڑھ کر ہڈی کو بھی متاثر کر گیا اور جب زخم ٹھیک ہوا تو ٹخنہ جام ہو چکا تھا جس کی وجہ سے چلنے میں ایک حد تک لنگڑا کر چلنا پڑتا تھا۔ قادیان میں ایک شخص امت رام ہوا کرتے تھے ان کے پاس پتھر کے کوئلے کا ڈپو تھا انہوں نے قادیان چھوڑ کر حصار جانے کا پروگرام بنالیا اور کوئلہ کا ڈپو چھوڑ دیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس ڈپو کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کرنے کا اعلان ہوا۔ جماعت کی طرف سے بھی پانچ چھ درویشان کی درخواستیں اس قرعہ اندازی کیلئے دی گئیں قرعہ کے نتیجہ میں یہ ڈپو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو الاٹ ہوگیا۔

قادیان میں ایک ایسا وقت بھی مالی تنگی کا آیا کہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنے کارکنان کو تنخواہ تک دینے میں مشکل پیش آگئی اور درویشان میں یہ تحریک کی گئی کہ جو افراد خود کوئی کام کرکے اپنا گزارہ چلا سکتے ہوں وہ ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنا کام کریں تا انجمن کے بجٹ سے بار کم کیا جا سکے اس تحریک پر ۶۰/۵۰ افراد انجمن سے اپنا گزارہ بند کر کے خود کمانے لگے تھے۔ دس بارہ درویشوں نے مل کر ایک لمیٹڈ کمپنی بنائی تھی جو کھادی کا کپڑا تیار کرکے گورنمنٹ کے کھادی بھنڈار کو سپلائی کرتی تھی۔ مکرم بہادر خان صاحب بھی اس کے ممبر تھے یہ کمپنی چند سال جاری رہی اور آخر فیل ہوئی۔ اس میں کام کرنے والوں کو دیگر کاموں میں ایڈجسٹ کرنا تھا۔ مکرم بہادر خان صاحب کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام پر چلنے والے کوئلہ ڈپو میں بطور سیل مین رکھ لیا گیا۔ آپ قریب ۲۵ سال اس خدمت پر رہے اور بااحسن اس فریضہ کو انجام دیتے رہے۔ جب ڈپو کا کام بند ہو گیا اور گورنمنٹ نے ڈپو بند کر دیئے تو مکرم بہادر خان صاحب کو بطور مددگار کارکن نظارت امور عامہ میں لگایا گیا اس دفتر میں چند ماہ کام کیا مگر ان کے ٹخنے پر جو چوٹ آچکی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے زیادہ نقل و حرکت نہیں کر سکتے تھے دفتر میں بہر حال کام کرنا ہوتا تھا جس کی وجہ سے ٹانگ اور ٹخنے میں درد بڑھ گئی۔ دفتر کی ڈیوٹی سے انہیں سبکدوش کر دیا گیا اور جو گزارہ انہیں مل رہا تھا وہ بطور پنشن انہیں جاری رکھا گیا۔ یہی تکلیف بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھ گئی کہ آپ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے۔ لیٹے لیٹے آخری مرحلہ پر فالج کی سی کیفیت پیدا ہوگئی اور آپ کئی سالوں تک اسی حالت میں چارپائی پر رہے۔ بڑے صابر شاکر تھے۔ اس لمبی بیماری کو بڑے صبر اور سکون سے گزارا۔ میں اس موقعہ پر آپ کی اہلیہ اور بچوں کی خدمت کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے کمال درجہ کی محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے والد کی دن رات خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنائے۔

مورخہ ۸۲-۱۰-۱۵ کو کارکنان قضاء قدر آپ کی آمد کے منتظر تھے آپ نے عین وقت مقررہ پر نوشتہ تقدیر کو لبیک کہا اور اس زندگی میں جس وجود کو چلنے کی ہمت نہ تھی اپنے مالک کے حضور جاتے ہوئے لامتناہی فاصلہ چند منٹوں میں طے کر گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حضور بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

موبائل ٹیلی فون سے خارج ہونے والی لہریں دماغ کو نقصان پہنچا سکتی ہیں

سیلولر ٹیلی فون جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایک ایسا جیبی یا دستی ٹیلی فون ہوتا ہے جس میں بیٹری استعمال ہوتی ہے۔ جرمن زبان میں ایسے ٹیلی فون کو اس کے دستی استعمال کی وجہ سے ہینڈی ٹیلی فون یا مختصر ہینڈی کہا جاتا ہے۔ ایسے ٹیلی فونوں میں مستعمل بیٹریوں کی کارکردگی بڑھانے اور ان میں توانائی کے بہتر ذخیرے کے ساتھ ساتھ اعداد و شمار کی جمع آوری اور معلومات بندی کے خودکار نظاموں کی اضافی استعداد سے متعلق ٹیکنالوجیز کو جدید سے جدید تر شکل دینے کیلئے صنعتی اداروں کے مابین مسابقے کی سرپٹ دوڑ لگی ہے۔ عرف عام میں اسے لیڈر شپ ٹیکنالوجیز کی ریس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

انہی ٹیکنالوجیز میں دنیا کا Memory Multi-Level Cell وائرلیس فلیش ہے جسے 13-Micron Process Technology میں کارفرما اصولوں کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اسی ٹیکنالوجی سے منسلک جدت طرازیوں سے عبارت ایک اور ٹیکنالوجی Innovative Packaging Technology ہے جس میں یادداشت یا Memory اور Processor Chips کو حساب کاری اور حساب پذیری کے ایک نہایت ہی طاقتور نظام کا حصہ بنا دیا گیا ہے جب کہ مشترکہ ماحصل یا نتیجے کیلئے معلومات بندی کے رجحان اور آواز کی لہروں کے مرکز واحد پر اتصال کو وائرلیس انڈسٹری نے آج کل باقی تمام چیزوں پر ترجیح دے رکھی ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے Sillicon Technology سے بھی بھرپور استفادہ کیا جارہا ہے۔ بیٹری کی مدد سے کام کرنے والے انتہائی چھوٹے سائز کے دستی ٹیلی فونوں کی تیاری یا ساخت میں گردن توڑ صنعتی مسابقت کا بڑا سبب ان ٹیلی فونوں کی عالمی سطح پر بے پناہ مقبولیت اور مانگ ہے۔ اس مانگ کو پورا کرکے متعلقہ صنعت اربوں ڈالر کی رقم کمانا چاہتی ہے۔ دستی ٹیلی فون کا استعمال آپ ان جنگلات اور پہاڑوں میں بھی کر سکتے ہیں جہاں بجلی کی تاروں کے بغیر بیرونی دنیا سے چند سیکنڈ میں رابطہ ناممکن سی بات ہے۔ یوں ہینڈی یا دستی ٹیلی فون ایک نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ مگر اس کا بے تحاشہ اور مسلسل استعمال دماغی اور جسمانی صحت کیلئے بہت زیادہ مضر ہے۔ ان ٹیلی فونوں سے خارج ہونے والی مائیکرو لہریں کان کے راستہ دماغ میں داخل ہو کر اسے کینسر کا عارضہ لاحق کرسکتی ہیں۔ سائنسدانوں کی ایک جماعت نے غالباً صنعتی اداروں کے دباؤ کے تحت کچھ عرصہ پہلے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ بیٹری سے کام کرنے والے دستی یا جیبی ٹیلی فونوں سے خارج ہونے والی مائیکرو لہریں بے ضرر ہیں اور ان کے انسانی اعضاء خاص کر دماغ پر پڑنے والے منفی اثرات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

تاہم سویڈن کے سائنسدانوں نے ان ماہرین کے اس موقف کو چیلنج کیا ہے اور کہا ہے کہ موبائل ٹیلی فونوں سے خارج ہونے والی انتہائی چھوٹی چھوٹی لہریں دماغ کو لازمی طور پر نقصان پہنچانے کا موجب بنتی ہیں۔

انہوں نے اس ضمن میں عالمی سطح پر استعمال میں لائے جانے والے GSM موبائل ٹیلی فونوں کا خاص طور پر حوالہ دیا ہے۔ سویڈن کی Lund University سے منسلک اعصابی جراحی کے ماہر Leif Salford نے چوہوں پر سلسلہ وار تجربات سے یہ ثابت کردیا ہے کہ کسی بھی سیلولر فون سے خارج ہونے والی لہریں دماغ میں کینسر کا باعث بن سکتی ہیں۔

Salford کی تحقیقات کی اب عالمی سطح پر بہت سے دوسرے تحقیقی اداروں نے بھی تصدیق کردی ہے۔ ان اداروں میں امریکی فضائیہ کا تحقیقی شعبہ بھی شامل ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ موبائل ٹیلی فون کا مسلسل استعمال سر درد یا دداشت کھو جانے کا موجب بھی بنتا ہے۔ (حمید اللہ ظفر)

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ۲۴واں اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کا ۳۳واں سالانہ لوکل اجتماع ۵-۶ اور ۷ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بیت النصرت لائبریری قادیان میں منعقد ہوا

خالص روحانی ماحول میں علمی، دینی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام۔لجنہ بھارت کی ۱۲ مجالس سے ۵۵ مہمان مستورات کی شرکت

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ۲۴واں اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کا ۳۳واں لوکل سالانہ اجتماع مورخہ ۵، ۶، ۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ لجنہ بھارت سے ۸ صوبہ جات کی ۱۲ مجالس سے ۵۵ مہمان مستورات نے شرکت کی۔

پہلا دن پہلا اجلاس

مورخہ ۵ اکتوبر بروز منگل اجلاس کی کارروائی سے قبل ناصرات الاحمدیہ قادیان کی ممبرات نے مارچ پاسٹ کیا بعدہ پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ٹھیک ساڑھے نو بجے محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سابق صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھا۔ صدر اجلاس محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے افتتاحی خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد لجنہ قادیان کی ۸ ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔

محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ ملک صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے جولائی ۲۰۰۳ء تا جون ۲۰۰۴ء کی سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان پیش کی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات حفظ قرآن مجید۔نظم خوانی ہوئے۔ دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ ملک صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید و ترجمہ سے ہوا۔ ازاں بعد محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ نے نعت خوش الحانی سے پیش کی بعدہٗ مقابلہ تقاریر معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ ہوا۔ دوسرے اجلاس کے بقیہ مقابلہ جات محترمہ امۃ الحیٔ فاروق صاحبہ نائب صدر دوئم لجنہ بھارت کی زیر صدارت ہوئے۔

درس القرآن الکریم

مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے درس القرآن الکریم دیا آپ نے سورۃ الیل کی تلاوت با ترجمہ اور تشریح بیان کرتے ہوئے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو اپنا کر بھرپور کوشش اور دعاؤں کے ساتھ معاشرہ کو جنت نما بنانے نیز برائیوں کو ترک کرکے اچھائیوں کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ معیار اول کی دس ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔ اور مقابلہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (الف) ہوا۔

پہلے دن کے شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ نصرت بیگم صاحبہ بدر کی زیر صدارت محترمہ فریدہ فرید صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید و ترجمہ سے ہوا۔ نظم محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ ملک نے پڑھی بعدہٗ مقابلہ فی البدیہہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل مقابلہ کوئز ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم۔ مقابلہ بیت بازی لجنہ اماء اللہ ہوا۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ ذکیہ بشیر صاحبہ سابقہ صدر لجنہ قادیان کی زیر صدارت محترمہ طاہرہ نصیر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ازاں بعد منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے پڑھا۔ بعدہٗ محترمہ روحی ناہید صاحبہ سیکرٹری ناصرات نے سالانہ رپورٹ ناصرات الاحمدیہ قادیان ۲۰۰۳-۰۴ء پیش کی۔ اس کے بعد ناصرات معیار دوئم کی آٹھ ممبرات نے ترانہ پڑھا اور مقابلہ حفظ قرآن مجید ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (الف) ہوا۔

درس الحدیث

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درود شریف، حسد سے بچنے، خلافت جیسے عظیم انعام کی قدر کرنے۔ معاشرہ کی اصلاح اور سب سے بڑھ کر تقویٰ اور پرہیزگاری کے تعلق سے درس الحدیث دیا۔ اس تعلق سے آنمحترم نے احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام سے تربیتی اقتباس بھی پیش کیا۔ بعدہٗ مقابلہ بیت بازی ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم اور مقابلہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (ب) ہوا۔

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز خاکسار شمیم اختر گیانی کی زیر صدارت محترمہ عطیۃ القدوس صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محترمہ بشریٰ ربانی صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پاکیزہ کلام سنایا اور مقابلہ حفظِ قرآن مجید ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل مقابلہ نظم خوانی ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (الف)۔ مقابلہ تقاریر لجنہ اماء اللہ معیار دوئم ہوئے۔ ناصرات معیار سوئم ب کی ۱۳ ممبرات نے ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔

دوسرے دن کے شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک ساڑھے سات بجے محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت کی زیر صدارت، محترمہ نوید کوثر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ فیاضہ نعیم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا اور مقابلہ بیت بازی ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (ب)، مقابلہ نظم خوانی لجنہ اماء اللہ قادیان، مقابلہ کوئز ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل ہوا۔

تیسرا دن

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ٹھیک ساڑھے نو بجے محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ روحی ناہید صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ امۃ الحفیظ فائزہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ لجنہ و ناصرات کے مقابلہ جات حفظ قرآن مجید، ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم، مقابلہ تقاریر لجنہ اماء اللہ معیار اوّل ہوئے اور مکرمہ امۃ الہادی خلعت صاحبہ نے مکرم مبارک ظفر صاحب کا کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

تربیتی تقریر

مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے اپنی تربیتی تقریر میں عہد نامہ اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے اپنی جان مال اور وقت کو خدا کی خاطر قربان کرنے، اعمال صالحہ بجا لانے، تلاوت قرآن مجید، عہد نبھانے اور سچائی پر قائم رہنے اور مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مقابلہ بیت بازی ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ کبیرا راشدہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ قرۃ العین صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ کلام۔ مقابلہ حفظِ قرآن مجید ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم (ب)، مقابلہ نظم خوانی ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم، مقابلہ تقاریر معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ، مقابلہ کوئز لجنہ اماء اللہ ہوا۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز بعد نماز مغرب و عشاء رات آٹھ بجے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ لمعۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ فائزہ کوکب صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدازیں محترمہ صدر اجلاس صاحبہ نے تمام پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کر کے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کو نزدیک تر لانے کیلئے اور اسلام کا جھنڈا پوری دنیا پر لہراتے ہوئے دیکھنے کیلئے ہم قادیان والوں پر خاص ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس کے علاوہ آپ نے بیعت کیا ہے اور یہ ہم پر کیا ذمہ داری ڈالتی ہے، مستورات کی تربیت، علم دین سیکھنے، تربیت اولاد، عورتوں کی ذمہ داریاں اور خاص طور سے پردہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور اس تعلق سے بانی تنظیم حضرت مصلح موعودؓ کے چند ایک نصیحت آموز اور تربیتی اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعدازیں محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ لجنہ و ناصرات کے عہد دوہرانے کے بعد محترمہ صدر اجلاس صاحبہ نے اجتماعی دُعا کروائی اور دُعا کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کی بلند آوازوں کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

اجتماع کے تینوں دن نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء باجماعت کا انتظام اجتماع گاہ میں کیا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ تینوں دن کی اوسط حاضری ۹۲۱ رہی۔ علاوہ ازیں ۵۵ مہمان مستورات نے بھی شرکت کی اور وقتاً فوقتاً غیر مسلم خواتین بھی آتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تینوں دن کھانے پینے کی اشیاء کی دوکان لگائی گئی تھی۔

نمائش

اجتماع کے بعد مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو قادیان کے چاروں حلقہ جات کی طرف سے بیت النصرت لائبریری میں دستکاری کی نمائش اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کی طرف سے کھانے پینے کی دوکان لگائی گئی۔ اس کا منافعہ لجنہ کے کاموں میں خرچ ہوگا۔

ورزشی مقابلہ جات

اجتماع سے قبل مورخہ ۳۰-۹-۰۴ کو لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول کرے۔ آمین۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درج ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی نہایت شاندار طریق پر منعقد کر کے ان کی تفصیلی خوشکن رپورٹیں بغرض اشاعت ارسال کی ہیں۔ تنگیٔ صفحات کی وجہ سے صرف نام ہی بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں ان جلسوں میں حصہ لینے والوں اور شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ اندورہ، ابراہیم پور، برہم پور، بھرتپور (بنگال) چندا پور کاماریڈی (آندھرا)، خانپور ملکی، دہلی، راج کھنڈ، سونگھڑہ، سکندرآباد، شموگہ، قادیان، کالیکٹ، کیندراپاڑا، کولکتہ، کیشب پور، کیرنگ، مالدہ مشن، مکربی، مونگھیر ناصرآباد (تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ- اندورہ، امروہہ، بلاری، بھدرک، حیدرآباد، دہلی، سکندرآباد، عثمان آباد، قادیان، کانپور، کوارتی (کیرلہ) کرناٹک زون نمبر۲، کوچین، کلکتہ، کیرنگ، میلاپالم،

لجنہ اماء اللہ- اندورہ- برہ پورہ، بھونیشور، بھدرواہ، بنگلور، تیماپور، بجے پور، چارکوٹ، دھواں ساہی، ساگرہ، کوبمی، کرڈاپلی، کوڈالی، مکربی (کرناٹک) وذمان، ناصرات الاحمدیہ- تیماپور، سکندرآباد- انصاراللہ برازلو (کشمیر)

جلسہ ہائے یوم خلافت

درج ذیل جماعتوں و مجالس نے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے۔

جماعت احمدیہ- ابراہیم پور (بنگال) اسلام پور گوڑہ، بنگلور، بھرتپور، بھگوان گولہ، پنڈری پانی (چھتیس گڑھ) پہاڑ پور (بہار) تیز سنگھ پور- جموں، چمن گنج (یوپی)، دہلی سامن ڈلی (کرناٹک)، سونگھڑہ، سیتاپور، شموگہ، قادیان، کالیکٹ، کلکتہ، کرشناوگنور (آندھرا)، کیرنگ، گنگٹوک (سکم)، ممبئی، نظام آباد سرکل (آندھرا)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ- اندورہ- امروہہ، بلاری، پینکال، تیماپور، سکندرآباد، سورب، عثمان آباد، قادیان، کوبمی، کیرنگ، کرڈاپلی، کلکتہ، مرکرہ، یادگیر-

لجنہ اماء اللہ- بنگلور، ترور، چارکوٹ، شاہجہانپور، کانپور، محی الدین پور (لجنہ اماء اللہ سکندرآباد نے جلسہ یوم امہات بھی کیا) خدام الاحمدیہ- آسنور، شموگہ

ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ بجے پور راجستھان، ممبئی لجنہ و ناصرات الاحمدیہ تیماپور- کانپور، محی الدین پور لجنہ اماء اللہ سورب (کرناٹک زون ا)، وذمان- نے ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا۔

اعلان مقالہ نویسی

تعلیمی سال 2004-05 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے "مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے" مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/3500 اور -/2500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ::

☆ ۔مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے جو اُردو۔ ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ ۔مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ ۔مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ ۔مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ ۔مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔

☆ ۔کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ ۔مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ مورخہ 31.01.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS >>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO, INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M): 09815573547 (R) 01872-223069

سالانہ اجتماع وقفِ نو وادیٔ کشمیر

مورخہ ۰۴-۹-۱۹ کو جماعت احمدیہ آسنور میں وادیٔ کشمیر کے واقفین نو بچوں کا صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع میں محترم امیر صاحب صوبہ کشمیر مکرم نائب امیر صاحب، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام اور والدین واقفین نو، جملہ قائدین صاحبان نے شرکت کی۔ مرکز قادیان سے محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ وادی بھر سے ۷۴ واقفین نو بچوں میں سے ۵۵ بچوں نے اجتماع میں شرکت کی اور علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ حزب الف اور حزب ب کے واقفین نو سے نصاب وقف نو اور معلومات عامہ کا تحریری امتحان لیا گیا۔ سات سال کے واقفین نو کا زبانی امتحان لیا گیا۔ امتحان کے بعد تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اور بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک تین بجے اجتماع کی دوسری نشست زیر صدارت محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیز لئیق احمد نے کی اور نظم عزیزم مرشد احمد ڈار نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے واقفین نو اور ان کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور شرکائے جلسہ اور مہمانان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں اول، دوئم، سوئم آنے والے واقفین نو کو محترم صدر اجلاس محترم امیر صاحب صوبائی کشمیر اور محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے انعامات تقسیم کئے۔ نیز اجتماع میں شریک تمام بچوں میں ان کی حوصلہ افزائی کیلئے مٹھائیاں اور تحفے تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر اجلاس نے تمام واقفین نو بچوں سے الگ الگ ملاقات کی اور سوالات پوچھے اور اچھے جواب دینے والے بچوں کو انعامات سے نوازا۔ بعدہ محترم صدر اجلاس اور مولوی عنایت اللہ صاحب نے واقفین نو کو سبق آموز نصائح کیں۔ اور آخر پر صدر اجلاس نے اختتامی دُعا کروائی اور اجتماع بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔ (محمد نسیم خان نیشنل سیکرٹری وقفِ نو بھارت)

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت 1943ء کے موقع پر فرمایا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

"پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنا رہیگا۔" (نظام بیت المال آمد صفحہ 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران- حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

یہ ملاّ خود بھی گمراہ ہیں، دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں

جب تک مسلمان ان کٹھ ملاؤں کے چنگل سے نہیں نکلتے، اور قرآن حکیم کی سچی تعلیمات کے مطابق، جدید دور کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کے مطابق خود کو نہیں ڈھالتے، تب تک ہلاکت و بربادی اور جہل کی قدرتی سزا سے نہیں بچ سکتے

مسلمانوں کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وہ خواب و خیال کی دنیا میں جیتے ہیں، فرسودہ روایات اور جھوٹے عقائد میں جکڑے ہوئے ہیں، دنیا کے حالات و حقائق کا انہیں کوئی علم نہیں ہے اور خود کو بدلنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوتے۔ جب کہ خدا کہتا ہے کہ ’ہم اس قوم کی حالت نہیں بدلتے جو خود کو بدلنے کیلئے تیار نہ ہو‘۔ یہی کمزوری انہیں ہر روز پیچھے کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اس میں خدا کا یا خدا کے سچے دین کا کوئی قصور نہیں۔ قصور تو ان جاہل و نااہل ملاؤں کا ہے جو اپنی نادانی اور خودسری و خودغرضی کی بناء پر مسلمانوں کو خود ساختہ مذہبوں و مسلکوں کا پابند اور غلام بنائے ہوئے ہیں۔

جب تک مسلمان اپنے ذہن و دماغ اور اپنی حالتوں کو بدلنے کیلئے تیار نہیں ہوتے تب تک ان کا سدھرنا اور ترقی پانا محال ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں کی اکثریت جاہل و پسماندہ ہے، اور ان کے علاقے بھی پچھڑے ہوئے۔ اس لئے کہ وہ کٹھ ملاؤں کے چنگل میں ہوتے ہیں جو انہیں یا تو علیحدگی کے پُرفریب نعرے لگانا سکھاتے ہیں یا پھر انہیں شدت پسند بنا دیتے ہیں اور یہ ملاّ خود بھی دشمنوں کا یا بیرونی طاقتوں کا آلۂ کار ہوتے ہیں جو مسلمانوں سے علیحدگی پسندی کے نعرے لگوا کر یا کچھ حملے کروا کر انہیں دنیا کی نظروں میں غدار و دہشت گرد ثابت کرنا چاہتے ہیں، تاکہ دشمن ان پر ظلم ڈھائے ان کی تباہی کے سامان کرے لیکن دنیا مسلمانوں کو قصوروار، اور ان پر ظلم ڈھانے والوں کو امن پسند سمجھتی رہے۔

آج دنیا بھر میں اسی لئے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ جاری ہے، انہیں حملہ آور دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے تاکہ دنیا بھر کی حکومتیں انہیں سختی کے ساتھ کچل سکیں۔ ان کے خلاف سخت ترین کاروائیاں ہوں اور یہ ثابت ہو جائے کہ واقعی مسلمانوں کا خون بہانا جائز ہے۔

آج دنیا بھر میں مسلمانوں کیلئے، عرصۂ حیات تنگ ہو کر رہ گیا ہے انہیں ہر جگہ رسوا و بدنام کیا جا رہا ہے ان پر بے پناہ ظلم ڈھائے جا رہے ہیں تو دراصل ان حالات کے ذمہ دار مسلمانوں کے نادان ملاّ اور ان کی ہٹ دھرمی و جہالت ہے۔ یہ ملاّ خود بھی گمراہ ہیں، دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

جب تک مسلمان ان کٹھ ملاؤں کے چنگل سے نہیں نکلتے، اور قرآن حکیم کی سچی تعلیمات کے مطابق، جدید دور کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کے مطابق خود کو نہیں ڈھالتے، تب تک ہلاکت و بربادی اور جہل کی قدرتی سزا سے نہیں بچ سکتے۔

فلسطین، ایران، عراق، افغانستان اور پاکستان وغیرہ کے آج کیا حالات ہیں، اور کیوں؟ محض اس لئے کہ یہاں نااہل ملاؤں کا زور ہے جو نئی روشنی کے سخت خلاف ہیں جبکہ خدا نے اسے ہرگز خلاف و غلط قرار نہیں دیا ہے۔ نئی روشنی سے، ترقی سے، علم و تحقیق سے، ایجاد و اختراع سے، فقط ملاّ کو الرجی ہے کیونکہ وہ خود جاہل و نااہل ہے۔ لہٰذا ترقیات و تبدیلیات سے گھبراتا ہے اور مسلمانوں کو بھی اس سے روکتا و منع کرتا ہے، خود ساختہ مذہبوں کی آڑ میں، ہر اچھی بات کا غلط مطلب نکالتا اور ہر خیر کی بات میں شر ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتا ہے جبکہ مومن کو ہر شر میں خیر کا پہلو دیکھنے کا حکم ہے۔

ملاّ درحقیقت خوابوں و خیالوں کی دنیا میں رہنے والی مخلوق ہے جو دوسروں کو بھی مذہب کے نام پر خواب و خیال ہی کی دنیا میں قید رکھنا چاہتی ہے۔ یہ فقط لفظوں کے گولے برسا کر دنیا کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خیال میں دو چار عمارتوں میں دھماکہ کر دینے سے اسلام دنیا میں غالب ہو جائے گا۔ جبکہ ان حرکتوں سے الٹا رسوا ہو رہا ہے اور مسلمان بھی ہر جگہ ذلیل ہو رہے ہیں، ان کی نادانیوں کے سبب ہر جگہ شدید عذاب بھگت رہے ہیں، جبکہ یہ ملاّ خود مطمئن بیٹھے ہوتے ہیں۔

(بحوالہ پندرہ روزہ ’’حق و باطل‘‘ ناگپور اکتوبر ۲۰۰۴ء)

آداب تلاوت قرآن کریم

ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’قرآن شریف تدبر اور تفکر سے پڑھنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے ’’رب قار یلعنہ القرآن‘‘ یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہیں۔ جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں پر خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو وہاں خدا کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۹۔۲۰۰) (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہے ساتھ ساتھ

سادہ مزاج آدمی جو دیکھا تھا دیس میں
پھر دیکھا اس کو ہم نے خلیفہ کے بھیس میں
ہونے لگا آکاش سے اس پہ نزول نور
اس کا کلام دینے لگا دل کو اک سرور
رکھتا ہے اس کے سر پہ مولیٰ ہمیشہ ہاتھ
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہے ساتھ ساتھ
عدو دیں کے واسطے وہ سیف الرحمٰن ہے
وہ مومنوں کے واسطے اک مہربان ہے
الفت میں اسکی چور ہیں پیرو جواں سدا
کرتے ہیں اس پہ جان و دل ہر گھڑی فدا
خطبات ان کے دیتے ہیں ہر ایک کو مزا
جسم و روح کے واسطے بنتے ہیں وہ شفا
مومن بھی اُس کا ادنیٰ سا چاکر ہے دوستو
اپنے خدا کے فضلوں کا شاکر ہے دوستو

(خواجہ عبدالمؤمن اوسلو۔ ناروے)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15352: مَیں طارق احمد قمر ولد مکرم عبدالحمید صاحب مومن درویش قوم یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۸-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مَیں صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے معہ مہنگائی الاؤنس مبلغ -/۳۲۹۴ روپے تنخواہ ملتی ہے اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/۳۲۹۴ روپے بمعہ مہنگائی الاؤنس ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
یونس احمد قادیان	طارق احمد قمر	محبوب احمد قادیان

وصیت نمبر 15353: مَیں رفیق احمد بیگ ولد مکرم عبدالسبحان بیگ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گذارہ آمد ماہانہ -/2968 روپے ہے۔ آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ٹیوٹر الاؤنس 240 روپے اور خدام الاحمدیہ الاؤنس 330 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مظفر احمد فضل　　العبد رفیق احمد بیگ　　گواہ شد شاہد احمد پانڈے قادیان

وصیت نمبر 15356: میں محمد اقبال ناصر ولد مکرم محمد ناصر مودھا مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/اگست ۰۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از جائیداد و ملازمت ماہانہ 2540 روپے ہے۔ بصورت ملازمت انجمن وقفِ جدید قادیان

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد فرید احمد قریشی قادیان　　العبد محمد اقبال ناصر　　گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15357: میں سید عامر علی ولد مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

قادیان میں ایک مکان جو کہ ہم دو بھائیوں خاکسار اور مکرم سید عارف علی صاحب کے نام ہے کی قیمت جو کہ دفتر بہشتی مقبرہ نے 2 سال قبل مبلغ 130000 روپے تشخیص کی تھی ہم دونوں بھائیوں کا اسمیں برابر حصہ ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2758 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
اسرائیل احمد قادیان	سید عامر علی	ریحان احمد ظفر قادیان

وصیت نمبر 15358: میں عبدالشکور ملکانہ ولد محترم عبدالکریم صاحب ملکانہ قوم ملکانہ پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2815 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	عبدالشکور ملکانہ	عبدالعلیم ملکانہ قادیان

وصیت نمبر 15359: میں ایس ایم بشیر الدین ولد مکرم ایس کے محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔

میرا گذارہ آمد از جائیداد و ملازمت ماہانہ -/3144 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	ایس ایم بشیر الدین	فاروق احمد فضل قادیان

● خاکسار آج کل بہت پریشان ہے جملہ پریشانیوں کے ازالہ صحت سلامتی والی لمبی عمر پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (منظورہ بیگم کرڈاپلی اڑیسہ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی　　اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آئینہ پاکستان

پاکستان میں نہ مسجدیں محفوظ ہیں نہ گھر

دیوبندی عالم انظر شاہ کشمیری کی دردناک داستان

دیوبندی عالم انظر شاہ کشمیری ۱۰ سے ۲۶ جولائی تک پاکستان تشریف لے گئے تھے ان کے قیام پاکستان کی درد بھری داستان ملاحظہ فرمایئے۔ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ جو کانٹے انہوں نے بوئے تھے آج یہ خود ہی ان میں الجھ رہے ہیں۔

دیوبندی عالم انظر شاہ کشمیری نے کراچی میں دہشت گردی دیکھکر اپنے وطن جلدی لوٹنا ہی مناسب سمجھا۔ کراچی کے حالات نے انہیں اتنا بے چین کیا کہ انکو لاہور اور اسلام آباد کا سفر ترک کرنا پڑا۔ تیرہ سال بعد پاکستان کے شہر کراچی کے سفر پر گئے انظر شاہ نے بتایا کہ آج کے حالات میں بھی کراچی میں کوئی خاص تبدیلی دیکھنے کو نہیں ملی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے خوفناک ماحول نے اتنا ڈرا دیا کہ دس دن تک پہچان چھپا کر رہنا پڑا۔ انہوں نے پاکستان سے واپسی کے بعد اپنی رہائش پر نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں لوگ نہ تو مسجدوں میں محفوظ ہیں اور نہ گھروں میں۔ لوٹ، آتش زنی، چوری، ڈکیتی، اغوا اور قتل عام ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسجد میں جب وہ نماز ادا کرنے گئے تو وہاں یہ ڈر بنا رہا کہ دہشت گرد بم یا گولی سے کہیں حملہ نہ کردیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر سے ملنے گئے تو ان کے لئے لگائے گئے بھاری حفاظتی عملہ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ مولانا ۱۰ سے ۲۶ جولائی تک حاجی رفیق کے مہمان رہے۔ انہوں نے بتایا کہ حاجی رفیق کا کچھ ماہ قبل بدمعاشوں نے اغوا کرلیا اور دو کروڑ لیکر رہا کیا۔ ☆☆

(امر اجالا میرٹھ ۳۰ جولائی ۰۴ء۔ مرسلہ خان محمد ذاکر خان بمیالوری سہارنپوری)

شراب پی کر روضۂ رسولؐ میں حاضری

وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین کے ہمراہ سعودی عرب گئے ہوئے تمام اراکین اور پاکستانیوں کو مدینہ منورہ میں روضہ رسولؐ کے دروازے پر پی آئی اے سعودی عرب ونگ کے ایک اعلیٰ افسر کو شراب کے نشے کی حالت میں اندر جانے کی کوشش پر سعودی عرب کے سیکورٹی اہلکاروں نے اسے روکا مگر وہ غل غپاڑہ کرتا رہا۔ وزیر اعظم نے مدینہ سے جدہ واپس آتے ہوئے اس افسر کو اتارنے کا حکم دیا اور خبر کے مطابق اس کو معطل کردیا گیا کتنے شرم کی بات ہے کہ ایک مسلمان ملک کے وزیر اعظم مسلمان ملک کی ایئر لائن اور اس پاک دھرتی کا سفر، اور سفر بھی وہ جس کے لئے ہر ایک مسلمان دن رات دعائیں کرتا ہے، اس مقدس سفر کے دوران پی آئی اے کے ملازم کا شراب میں دھت ہونا اس کے کیا معنی ہیں کہ جہاز کے اندر شراب موجود تھی اور وہ پیتا رہا۔ اور اس مقدس سفر پر جانے والے اس قافلے میں اس قسم کے شرابی لوگ بھی شامل ہوں جو پورے ملک اور قوم کے لئے بے عزتی اور رسوائی کا موسبب بنیں بہت ہی شرمناک ہے۔ ☆☆

(اخبار جنگ لندن ۱۰ اگست ۰۴ء سے مرسلہ قاری نواب احمد قادیان)

وانا علاقے میں پراسرار موت کی شکایتیں

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق پاکستان کے وزیرستان کے شہر وانا کے جنگ زدہ علاقہ سے بھاگے ہوئے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہاں پاکستانی فوج بمباری کر رہی ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان بمباریوں سے ان کے خاندان کے افراد اور دوستوں کی پراسرار موتیں واقع ہوئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ موتیں صرف زہریلی گیس یا حیاتیاتی ہتھیاروں سے ہی ہوسکتی ہیں۔ اس بات کا انکشاف پاکستان کے ذرائع ابلاغ نے کیا ہے۔ پناہ گزینوں سے معلوم ہوا کہ پاکستانی فوج کی کاروائیاں بہت ہیبت ناک تھیں جن کو کئی ہفتوں تک اخباروں سے راز میں رکھا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ مرنے والوں میں زیادہ تر نہ بندوق کی گولیوں اور نہ توپوں کے گولوں سے مرتے تھے بلکہ ان لوگوں کے گھروں میں گیس بھر دیا گیا تھا۔

فوجی کاروائیوں کا ایک سنگین پہلو یہ ہے کہ فوج لوٹ مار کرتی ہے گھروں کی تلاشیوں کے دوران فوجی تمام قیمتی سامان یہاں تک کہ کمبل پلنگ اور گدے تک لے جاتے ہیں۔ ایک نے بتایا کہ فوجی ہمارے جانور اور مویشی بھی لے جاتے ہیں۔

جنوبی وزیرستان سے کراچی تک دہشت گردی کے بادل چھا رہے ہیں

امریکہ کی دہشت گردی کی جنگ میں صف اول کے اتحادی کا کردار ادا کرنے کے باوجود مملکت پاکستان میں جنوبی وزیرستان سے لیکر کراچی تک دہشت گردی کے بادل چھا رہے ہیں۔ سید سلیم شہزاد نے ایشیا ٹائمز آن لائن میں یہ تبصرہ کیا ہے۔

گزشتہ کچھ ہفتوں سے پاکستان میں جابجا خون بہانے کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان میں پے در پے دل دہلا دینے والے دہشت گردی کے واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں چینی انجینئروں کا اغوا اور قتل، سیالکوٹ کی شیعہ مسجد میں ہیبت ناک خودکش حملہ اور اس کے بعد ملتان میں زبردست حملہ شامل ہے۔ ابھی اس ماہ کے شروع میں ہی ۳ نومبر کو کراچی میں سنی مسلمانوں کی ایک مسجد کے اندر ایک شخص نے خودکار ہتھیار سے فائر کر کے ایک نمازی کو ہلاک اور دو علماء کو زخمی کردیا۔ شمالی کراچی کے بستی علاقہ میں محمدی مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حملہ آور اپنے ساتھی کی مدد سے فرار ہوگیا جو موٹر سائیکل میں اس کا منتظر تھا۔

ماہرین کے مطابق یہ خونی سلسلہ آئندہ جاری رہے گا اور اس کے مستقبل میں جلد ختم ہونے کی توقع نہیں ہے۔

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

رمضان کے مقدس مہینہ میں دو فرقوں کے مابین قتل وغارت

اُرئی (جالون) شہر میں مسلم اکثریتی آبادی والے دو گاؤں میں جائیداد کو لیکر چل رہے جھگڑے میں مورخہ ۲۹/اکتوبر کو اُرئی کے جامع مسجد کے پیش امام فہیم خان غوری ولد نصیر خان غوری عمر 55 سال کو جو کہ دیوبندی تھے صبح نماز فجر کے معاً بعد جبکہ وہ نماز فجر پڑھ کر اپنے گھر لوٹ رہے تھے مسلح حملہ آوروں نے مسجد کے پاس ہی تابڑ توڑ فائرنگ کر کے ہلاک کردیا۔ اس سے امام کے ساتھ چل رہے بہت سارے لوگ بھی زخمی اور لہولہان ہوگئے۔ یہ خبر آناً فاناً جنگل کے آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی۔ لوگوں کا ہجوم جمع ہونا شروع ہوگیا اور توڑ پھوڑ اور پتھراؤ کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ مشتعل ہزاروں کی بھیڑ نے معاً بعد اس خیال کی بناء پر کہ اس کے پیچھے بریلوی امام کا ہاتھ ہے بریلوی فرقہ کے پیش امام مولانا بشیر قادری کے گھر حملہ کر کے انہیں قتل کردیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی دوکانیں بھی نذر آتش کردی گئیں۔ پولیس افسر نے فوری پورے شہر میں کرفیو لگا دیا اور امن کی بحالی کیلئے بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کردیا۔ قابل غور ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں دو مسلمان فرقوں کے مابین اس طرح کی قتل و غارت انتہائی شرمناک اور قابل افسوس ہے۔

(روزنامہ آج ۳۰/اکتوبر ۰۴ء [illegible])

دنیا بھر میں ڈپریشن کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے 2010 میں یہ کینسر کے بعد دوسرا سب سے بڑا مرض ہوگا

میٹروپولیٹن شہروں میں طرز رہائش اور مسلسل بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے دنیا بھر میں ڈپریشن کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے اور ۲۰۱۰ء میں یہ کینسر کے بعد دوسرا سب سے بڑا مرض ہوگا۔ ماہ اکتوبر ۴ تا ۱۰ تاریخ تک دنیا بھر میں "عالمی ذہنی صحت" ہفتہ منایا گیا اس سے ٹھیک پہلے ذہنی امراض پر عالمی صحت تنظیم (ڈبلیو ایچ او) کی ایک رپورٹ میں چونکانے والے حقائق سامنے آئے ہیں رپورٹ کے مطابق دنیا میں ۲۵ فیصد لوگ کسی نہ کسی ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ دہلی میں میکس ہیلتھ کینسر میں ذہنی امراض کے ماہر ڈاکٹر سمیر پارکھ نے اس سلسلے میں یو این آئی کو بتایا کہ بالعموم لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں لیکن ہندوستان میں بھی اس وقت ذہنی امراض ہی سب سے زیادہ تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ انہوں نے مختلف مطالعات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ڈپریشن کی بیماری مردوں کے مقابلہ عورتوں کو زیادہ ہوتی ہے دنیا بھر میں تقریباً ۲۵ فیصد عورتیں ڈپریشن کا شکار ہیں ان میں سے ۴۰ فیصد میں یہ بیماری سنگین نوعیت کی ہے۔

مردوں میں یہ مسئلہ نسبتاً کم سنگین ہے پھر بھی تقریباً ۱۲ فیصد مرد ڈپریشن کا شکار ہیں ان میں سے ۴۰ فیصد سے زیادہ لوگوں میں یہ سنگین نوعیت اختیار کرچکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈپریشن کا سب سے سنگین انجام خودکشی ہے خودکشی کے ۹۰ فیصد سے زیادہ معاملات میں بنیادی وجہ ذہنی امراض ہوتے ہیں ان میں بھی ۸۰ فیصد معاملات میں خودکشی کرنے والا شخص ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے۔

ڈبلیو ایچ او کی طرف سے مختلف اوقات میں جاری رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے ۱۵ سے ۲۵ برسوں میں جیسے جیسے گلوبلائزیشن میں اضافہ ہوا ہے اور عام لوگوں میں طرز رہائش کا معیار بلند کرنے کی دوڑ شروع ہوئی ہے ویسے ویسے خودکشی کے معاملات بھی بڑھے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی سے اب تک خودکشی کے معاملات میں دو سے تین گنا اضافہ ہوچکا ہے امریکہ میں تو یہ مسئلہ انتہائی خطرناک صورت اختیار کرچکا ہے وہاں موت کی تیسری سب سے بڑی وجہ خودکشی ہے اس کیلئے وہاں مصروف زندگی کی وجہ سے پیدا ہونے والے ڈپریشن کو اصل وجہ بتایا جاتا ہے۔

سروے کے مطابق دنیا میں اس وقت دس سال سے کم عمر کی دو سے پانچ فیصد بچے ڈپریشن کا شکار ہیں۔ اس کی اصل وجہ تعلیم کا بڑھتا ہوا بوجھ اور گھر کی فکر ہے اس کی وجہ سے کچھ نوعمر اور نوجوان تو ایسی حالت میں پہنچ جاتے ہیں جب ڈپریشن ڈیڑھ دو سال تک برقرار رہتا ہے ایسی صورت میں ان کے اندر مستقل ذہنی مرض پیدا ہو جاتے ہیں اور اس کا علاج کافی مشکل ہوتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق بگڑتی ہوئی طرز رہائش سے پیدا ہونے والے ڈپریشن اور دیگر ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے دنیا میں اس وقت ایک تہائی سے زیادہ بالغ افراد بے خوابی کے مرض کا شکار ہیں نو فیصد بالغوں کو تو نیند لانے کیلئے تیز دواؤں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام وجوہات سے لوگوں میں دیگر بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں وقت سے پہلے عمر ڈھلنے کا رجحان یا یادداشت کی کمزوری جیسی بیماریاں انہیں ذہنی پریشانیوں کا نتیجہ ہیں اس کے علاوہ شہری افراد میں تیزی سے بڑھنے والے جنسی مسائل کی وجہ سے بھی یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔

ان بیماریوں کا علاج آسان تاہم طویل ہے ڈاکٹر پارکھ نے کہا کہ اگر ماہر نفسیات کے مشورے پر طرز رہائش میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں تو ڈپریشن سے چھٹکارا پا کر صحت مند زندگی گذاری جاسکتی ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 16 Nov. 2004 Issue No :46

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

خوفناک مظالم سے بھرا ہوا جنرل ضیاء الحق کا دَور پاکستانی حکام اور دانشوروں کی نظر میں

ان دنوں پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کے دَور کو مفلسی، بے روزگاری، جہالت، تخریب کاری، دہشت گردی، ڈکیتی، رہزنی، اغوا برائے تاوان، ہفتہ وصولی، کلاشنکوف کلچر، ڈرگ مافیا، قبضہ گروپ، ذات برادری، مذہبی لسانی و علاقائی لعنتوں کے خوفناک دَور سے تعبیر کیا جا رہا ہے جس نے پاکستانی قوم کو بیسیوں سال پیچھے دھکیل دیا۔ جی ہاں یہ وہی جنرل صاحب ہیں جو ''قادیانیت'' کو ایک کینسر قرار دیتے تھے اور جس کی آڑ میں انہوں نے پاکستانی ملاؤں کو اپنی جھولی میں ڈال کر پوری قوم کو نچایا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے پاکستانی حکام اور دانشوروں کی رائے ضیاء الحق صاحب کے بارے میں-- (ادارہ)

''جبر اور نفاق کی قوتیں ہمیں نفرت اور منافقت کی ظلمتوں میں دھکیلتی رہیں''

جناب الطاف گوہر کے مشاہدہ کا نچوڑ

''جنرل ضیاء الحق نے اسلامی نظام سے ہمیں روشناس کرایا اور گیارہ برس تک جبر اور نفاق کی قوتیں ہمیں نفرت اور منافقت کی ظلمتوں میں دھکیلتی رہیں'' (''زندہ دلان لاہور اُٹھ کھڑے ہوئے'' از الطاف گوہر مطبوعہ نوائے وقت ۷ اراکتوبر ۱۹۹۵ء)

''فرقہ واریت کی لعنت، کلاشنکوف کلچر اور ہیروئن کا پھیلاؤ صدر ضیاء الحق کی یادگار ہے''

دینی جماعتوں کا مشترکہ بیان

روزنامہ ''نوائے وقت'' مورخہ ۴ رستمبر ۱۹۹۴ء کے صفحہ ۷ اور صفحہ آخر پر مندرجہ ذیل پانچ دینی جماعتوں کی مشترکہ پریس کانفرنس کی تفصیل شائع ہوئی ہے۔

جمعیۃ العلماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث، جمعیت العلماء اسلام (ف)، تحریک جعفریہ اور جماعت اسلامی۔

تفصیل میں درج ہے کہ پانچوں دینی جماعت کے رہنماؤں نے کہا کہ فرقہ واریت کی لعنت، کلاشنکوف کلچر اور ہیروئن کا پھیلاؤ صدر ضیاء الحق کی یادگار ہے۔

''آج کی بربریت اور عدم برداشت ضیاء الحق کے دور میں آئی''

سابق وزیر داخلہ اعتزاز احسن

ضیاء الحق کے دور سے پہلے تو یقیناً اطمینان بخش پہلو بھی تھے لیکن ضیاء الحق اور افغان جنگ کے معاشی یا معاشرتی طور پر اور ثقافتی طور پر اتنے منفی اثرات پڑے ہیں کہ اب اطمینان بخش صورت حال نہیں رہی۔ ضیاء الحق کے دور سے پہلے کی حکومتیں اچھی تھیں یا بری، لیکن معاشرہ ایک سمت چل رہا تھا جس میں معاشرتی بربریت اور عدم برداشت نہیں تھی۔ آج کی بربریت اور عدم برداشت ضیاء الحق کے دور میں آئی۔

''یہ کوئی اسلامی جہاد نہیں تھا۔ ہم بغیر کچھ حاصل کئے اس جنگ میں داخل ہو گئے''

ایک سوال کی وضاحت میں اعتزاز احسن نے کہا

اگر ہم نے اس میدان میں چھلانگ لگا ہی دی تھی تو ہماری کئی شرائط ہونا چاہئیں تھیں۔ امریکہ کو اس وقت ہماری ضرورت تھی۔ ہمیں امریکہ سے یہ کہنا چاہئے تھا کہ ہیروئن اور کلاشنکوف سے ہماری ثقافت متاثر ہو رہی ہے پاکستان میں معاشی ترقی ہو، ہمیں امریکہ سے معاشی ترقی کا حصہ لینا چاہئے تھا۔ یہ سراسر امریکہ کا جہاد تھا۔ یہ کوئی اسلامی جہاد نہیں تھا۔ ہم بغیر کچھ حاصل کئے اس جنگ میں داخل ہو گئے۔

''کوئلوں کی دلالی میں ان کا منہ کالا ہو گیا ہے''

ابوذر غفاری اپنے مضمون ''پاکستان کے صدر کا دورہ روس'' میں لکھتے ہیں

بدقسمتی سے افغان قوم اور جنرل ضیاء الحق یہ نہ سمجھے کہ امریکہ انہیں اپنے مفادات کے حصول اور تحفظ کیلئے استعمال کر رہا تھا۔ جب روس کو معلوم ہو گیا کہ اب وہ افغانستان میں نہیں ٹھہر سکتا تو اس نے امریکہ کے ساتھ سودے بازی کر کے فروری ۱۹۸۸ء میں اعلان کر دیا کہ وہ دس ماہ کے اندر افغانستان سے نکل جائے گا۔ روس کا یہ اعلان جنرل ضیاء الحق پر بم بن کر گرا۔ ان کا تو یہ خیال تھا کہ وہ افغانستان میں اپنی پسند کی حکومت قائم کروا لینگے۔ اپنی اس خواہش کو خاک میں ملتا ہوا دیکھ کر وہ پکار اٹھے کہ ''کوئلوں کی دلالی میں ان کا منہ کالا ہو گیا ہے''۔

''ضیاء الحق نے ملک کو دہشت گردی، ڈکیتی، رہزنی، اغوا برائے تاوان، بھتہ وصولی، کلاشنکوف کلچر، ڈرگ مافیا، قبضہ گروپ، ذات برادری، مذہبی، لسانی اور علاقائی تعصبات کی لعنتوں کی بھینٹ چڑھا دیا''

ملک حبیب اللہ بھٹہ ''پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ'' میں لکھتے ہیں

کیا فرد واحد کے ''روس افغان'' امریکہ کی پراکسی جنگ میں ملک و قوم کو جھونکنے کے فیصلے نے قوم کو مفلسی، بیروزگاری، جہالت، تخریب کاری، دہشت گردی، ڈکیتی، رہزنی، اغوا برائے تاوان، بھتہ وصولی، کلاشنکوف کلچر، ڈرگ مافیا، قبضہ گروپ، ذات برادری، مذہبی، لسانی اور علاقائی تعصبات کی لعنتوں کی بھینٹ چڑھایا یا نہیں؟

''مرحوم نے ملک کو بہت کچھ دیا جس میں کلاشنکوف کلچر، ہیروئن، فرقہ واریت اور لسانی تعصب جیسے تحفے بھی شامل ہیں''

عباس اطہر ''کنکریاں'' میں لکھتے ہیں

جنرل مرحوم بہت بااصول، احسان شناس، دوست نواز اور انصاف پسند تھے، وہ کسی دوسرے کی بے اصولی بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ بھٹو صاحب نے بے اصولی کرتے ہوئے کچھ سینئر جرنیلوں کو بائی پاس کر کے انہیں چیف آف آرمی سٹاف بنایا، ضیاء الحق مرحوم نے انہیں بھی معاف نہیں کیا اور پھانسی چڑھا دیا۔ نواب محمد احمد کیس میں جن ملزموں نے اس وعدہ پر اقبال جرم کیا تھا انہیں بعد میں رہا کر دیا جائے گا۔ وہ چیختے چلاتے رہے لیکن بھٹو کے کچھ عرصہ بعد انہیں بھی پھانسی چڑھا دیا کہ انصاف انصاف ہوتا ہے مرحوم نے ملک کو بہت کچھ دیا۔ جس میں کلاشنکوف کلچر، ہیروئن، فرقہ واریت اور لسانی تعصب جیسے تحفے بھی شامل ہیں۔ خدا مرحوم پر بہت خوش تھا۔ وہ تاحیات حکمران رہنا چاہتے تھے اور مر کر ہی اقتدار سے الگ ہوئے۔

''جنرل ضیاء الحق ایک ڈکٹیٹر، ظالم اذیت پسند اور اسلامی تاریخ کا بہت بڑا منافق شخص تھا''

سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار

اسلامی تعلیمات کے کسی بھی حوالے سے جنرل ضیاء الحق کو شہید قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جنرل ضیاء الحق ایک ڈکٹیٹر، ظالم اذیت پسند اور اسلامی تاریخ کا بہت بڑا منافق شخص تھا۔ (منقول از ہفت روزہ ولا ہور ۱۸ رستمبر ۲۰۰۴ء)

ہو سب کو مبارک یہ پیارا مہینہ

حسنی مقبول احمد

نویدیں سجائے لقائے خدا کی   ہے حسنِ کرم پھر ملا یہ مہینہ
گنہگار کی ڈھال، عابد کی جاں ہے   سکھائے ہمیں بندگی کا قرینہ
یہ تقویٰ کی راہوں پہ ہم کو چلائے   جو قسمت بدل دے ہے ایسا نگینہ
ہے مسنون جوڑی عزت کریں ہم   تھی جس سے مزین فضائے مدینہ
اخوت، محبت کی مالا بُنیں ہم   ہر اِک دل سے ہو دور بغض اور کینہ
نگہ میں دریار کی آرزو ہو   اسی رہ چلے زندگی کا سفینہ
مجسم دُعا ہو ہر اِک لمحہ، گویا   بھرا حوضِ کوثر سے ہو آبگینہ
بھلائی کریں سب سے بے لوث ہو کر   ادا کچھ تو ہو حقِ عُمرِ رہینہ
جو بڑھ کر اثر میں ہے 'اَلفِ شَہر' سے   مقدر ہو اپنے وہ فیضِ شبینہ
نصیبوں میں لکھ دے عفو کی گھڑی تو   کہ ہے تیری بخشش محبت کا زینہ
کسے ہے یقیں پھر دوبارہ ملے گا   یہ موقعہ، ابھی لوٹ لیں یہ خزینہ
تھا محبوب اللہ کے پیارے نبیؐ کو   ہو سب کو مبارک یہ پیارا مہینہ